بعون صانع بے مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

صد شکر و سپاس خداوند لایزال کہ اندنون بتوفیق و عنایات ربانی

دیوان شہیدی

از افاضات جناب مولوی کرامت علی خان صاحب المتخلص بہ شہیدی

مطبع نامی منشی نولکشور لکھنو میں بہ طبع مزین مطبوع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۲۱۹۱	ردیف الالف

حسن سخن ہو وصف جمال اُس جمیل کا
گلگونہ جسکا اسم شرح قال و قیل کا

اُس خور کے دائرہ ہین عیان نقطہ سپہر
روے عزیز مصر مین ہے خال نیل کا

سرمہ بنائے گر نہ ترا عشوہ طور کو
مفتون نہو کوئی کبھی چشم کحیل کا

گر نہ چھون مین تو نہو مرجان کا نکلے ہار
گردن پہ اُنکی خون نہو تیرے قتیل کا

تصویر ایک آئینہ انواع مختلف
کس وجہ مین نہ محو ہون ہر شکیل کا

کل واجب الوجود تو جز ممکن الوجود
مفہوم متحد ہے عدیم و عدیل کا

نقطے کے انبساط سے ہو خط و سطح و جسم
مبدا وہ ہی عمیق و عریض و طویل کا

رقم پہلا کیا طرفہ بسم اللہ کی مد کا
طلوع روشنی جیسے نشان ہو شہ کی آمد کا
دبستان ازل میں وہ معلم عقل کل کا تھا
چمن پیرا کن فراش جسکی بزم رنگین میں
عجم میں زلزلہ نوشیروان کے قصر میں آیا
شرف حاصل ہوا آدم او ر ابراہیم کو اس سے
شب و روز اسکے صاحبزادونکا گہوارہ جنبان تھا
وہ اس عالم میں رونق بخش تھا جو سدرہ تسکین کو
شب معراج چڑھکر عرش پر دم میں اُتر آیا
روان تسنیم و کوثر ایک قطرہ آب سے جسکے
کشاد عقدۂ باطن میں کافی نام حق اسکو
دفات ظاہری سے جوہر جان میں نہ فرق آیا
نہ کم قدر اسکے شیرازہ بکھر جانے سے ارکان کا
گر افعی نکلے جا نکلے اُدھر ابلیس اندھا ہو
اُدھر اللہ سے واصل ادھر مخلوق شامل

ولہ

سر دیوان لکھا ہی مین نے مطلع نعت احمد کا
ظہور حق کی حجت ہی جہان میں نور احمد کا
نہ تھا نام و نشان جن روز و دن اُس لوح زبرجد کا
بہار آفرینش ایک بوٹا اُسکی مسند کا
عرب میں شور اٹھا جو وقت اُسکی آمد آمد کا
نہ تھا فخر عالم فخر تھا اپنے اب و جد کا
عجب ڈھیپا وہ تھا روح الامین کھینچا شامد کا
گیا جنت میں طوبی بنکے سایہ بھی ہی قد کا
بیان اُس قلہ ہستی کی ہو کیا جزر اور مد کا
کرون کیا وصف اُس دریتیم بحر سرمد کا
کھلا کرتا ہی جن کنجی ہمیشہ قفل ابجد کا
وہ جسم پاک کو محسود تھا روح مجرد کا
نہ افزون رتبہ قرآن مجزا سے مجلد کا
ملا ہی قصر اخضر روح کو اُسکی زبرجد کا
خواص اسم کہ ترکیب کبری میں ہی حرف مشدد کا

۳

بید قدرت لقب ہی میرے کلک گوہر افشان کا
مری باد نفس سے گر ہو ہیراں پردہ غفلت
بہار حسن ہریالی مرے صحن سرا کی ہے
سحاب ملک جان ہے کہ میں برسون گر دو دن پر
دلون میں شاعرونکے گو ہر معنی نہ پیدا ہون
عنایت اپنی بخشش مبدء فیاض نے مجکو
نہیں پیدا ہوں میں این باد و خاک و آب و آتش سے
جب اپنا عظم شان میں دیکھتا ہون حیرت آتی ہے
مرے زیر قدم ہے تخت شاہی جس ولایت میں
بشر کے قالب خاکی میں گو جلوہ فرما ہون
رہا میں ہر ہر میں اندیشہ آشوب سے ایمن
فراغ صدا بد ہی ہیم لحظہ میری آسائش
رہیگا رو ورستا خیز تک گو سے فلک گردان
مری خاک قدم سے قیصر و خسرو استعانت لے
جسے کہتے ہیں سب فردوس پائین باغ ہے میرا

۷

ولہ

بیاض صبح اک سادہ ورق ہے میرے دیوان کا
بہشت فرقہ کے پیش نظر ہو نور عرفان کا
ریاض قدس میں گلدستہ ہے میرے طاق ایوان کا
روان ہے جو بشکل کہکشان ہے چشمہ حیوان کا
نہ تپکے گر صدف میں انکی قطرہ میرے نیسان کا
زمین تا آسمان ممنون ہے میرے بذل و احسان کا
کہ مرکز چار سے عالم ہی باہر میرے ارکان کا
جہان کیونکر بنا ہے آئینہ تصویر انسان کا
وہاں کے دام و دد کو ہے منصب سلیمان کا
تماشا دیکھنا منظور ہے نیرنگ امکان کا
گہر کو کیا خطر ہے لطمہ گرداب عمان کا
طلسم کن نہو نہ ہے مرے خواب پریشان کا
حریف اک لحظہ تھا صبح نشستن میرے چوگان کا
مری نعلین کو دے فخر بلندی تاج سلطان کا
مجھے ہے منت گھر بیٹھے نظارہ حور و غلمان کا

دیوان شہیدی

[illegible]

نہ یک لحظہ ہی گلگاب پی کر میں نے مستی کی | نہ یک لحظہ رہا نظارگی میں سرو خوبان کا
نہ میں نے اک نظر دیکھی کبھی سیر گل و سوسن | نہ یک ساعت تماشائی ہوا میں برق و باران کا
ولیکن مجکو لطف عام سے امیدواثق ہے | کروگے جبر دم میں تم مرے صد سالہ نقصان کا
سوا اسکے نہیں اندگی میں کچھ ہوس باقی | رہوں ثابت قدم سر منزل تصدیق ایقان کا
تصور آپکی صورت کا وقت نزع ہو مجکو | مرا ماتم سرا مشرق بنے مہر درخشان کا
نگاہ پاک کو جس وقت پہونچے حکم قربانی | جمال خاص ہے قبلہ ہو قبلہ چشم حیران کا
صفایہ جان برلب آمدہ کو میری حاصل ہو | دم آخر بھی آئینہ ہو روکش صبح خندان کا
ادھر دار فنا میں روح کو تن سے جدائی ہو | ادھر ملک بقا میں جا کے میں واصل ہوں جانان کا

۵ شہیدی مصطفیٰ کا لاڈلا حیدر کا پیارا ہوں ۱۵
مجھے کیا خوف ہے بیدہ ہوں میں شاہ شہیدان کا

شوق وصال سینہ میں آزار بن گیا | میں خواہش طبیب میں بیمار بن گیا
میرے خرابے کی ہوئی تعمیر غیب سے | سیل آکے چار سمت سے دیوار بن گیا
ٹپکے جو چشم سے دم املا گل سرشک | غمنامہ قطعۂ خط گلزار بن گیا
میں کیا ہوں صحبت بدرندان میں بیٹھکر | وہ دن میں شیخ صومعہ میخوار بن گیا
سمجھا گناہ کو جو گنہ اپنی شرع میں | اسیر عذاب ہے کہ گنہگار بن گیا

۵

۶

۹

[illegible]

ہو دل کے آنس کا بھی تماشا معاملہ		وہ بزم غیر میں گئے میں منفعل ہوا

۷	خلوت میں کوئی لحظہ ٹھہرتا وہ شمع رو بے صبریوں سے آپ شہیدی خجل ہوا	۱۰

وله

تیغ غم میں نے اٹھایا سو اٹھایا تھا	کسی عاشق کو نہ دیکھا تو خدایا تھا
اسے کہتے ہیں اطاعت کہ گیا میں بیخود	یار نے جب مجھے خلوت میں بلایا تھا
خضر کا قافلہ ہوش جہاں پر ہوا گم	مجھے وحشت نے وہاں راہ تو پھرایا تھا
کس زبان سے کروں اوس سنگدلی کا شکر	غیر کو جا نہ ملی یار سمایا تھا
معرفت غیر کے قاصد کو ملا تھا وہ پیام	کہ مجھے وحی کے مانند سنایا تھا
وصل کی رات بھی کمبخت حیا ساتھ رہی	حسب خواہش وہ مرے پاس کب آیا تھا
اس فریبی نے شب اقرار غلط فرما کر	اپنے در پہ مجھے تا صبح بٹھایا تھا
درگذر زخم نہ کرے دشمن جان مرا تھا	تیرے ہجران میں بھی اس نے مجھے پایا تھا
کر کے رشک نے اسکے ورق محفل سے	حرف بیجا کی طرح مجکو اٹھایا تھا

۸	گھر کو گور آپ کو مردہ میں شہیدی سمجھا یار بن بخت نے جس رات سلایا تھا	۱۵

وله

ہزار مرتبہ دیکھا ستم جدائی کا	ہنوز حوصلہ باقی ہے آشنائی کا

[illegible]

پاس آ بیٹھو نہ مضطرب کہ ہوئی جان خدنگ
دیکھکر تجکو پھڑک جائے نہ صیاد کا دم

ساقی اٹھ تو مرے پہلو سے کہ وہ جام آیا
پیچھے کرتا ہوا خود مین نہ دام آیا

عشوہ فرما کے دعا دل سے نکلوائی بزور
لب خاموش پہ جب شکوہ و دشنام آیا

اب مین گر مین کرون تیرے تغافل کا گلہ
بات کیا صبح کا بھولا ہوا گر شام آیا

نیچی نظرین کئے کس پیچ مین ہے عاشق زار
آنکھ اٹھا دیکھ تو یہ کون لب بام آیا

۱۰ | بندہ قاتل ہے شہیدی تری بیتابی کا
آگیا بر مین دلارام جب آرام آیا | ۹

ولہ

ست کو کیا فکر ہے گر پیرہن ٹکڑے ہوا
روح ہے قاتل سلامت گو بدن ٹکڑے ہوا

معرکہ مین عاشقی کے فتح اسکے نام ہے
خنجر بیداد سے جو خستہ تن ٹکڑے ہوا

مر گیا تو ایک تیشہ مین تھی یہ شرط عشق
کوہ کس مردانگی سے کوہکن ٹکڑے ہوا

دیر مین جسدن گیا وہ فتنہ خو دیکھو
دیکھنا پڑ سے اڑا بت برہمن ٹکڑے ہوا

تیرے آنے سے گلستان مین رہی بزم سماع
بلبلون کے حلق گل کا پیرہن ٹکڑے ہوا

خندہ کرنے مین جو صبح اس گل کے لب وا ہوگئے
غنچہ کی چھاتی پھٹی لعل عدن ٹکڑے ہوا

میرے ماتم مین کیا کیا چاک اس نے پیرہن
قبر مین کیون خود بخود میرا کفن ٹکڑے ہوا

تیرے وحشی نے تڑاتے سلسلے جس رات کو
کہتے ہین اس رات لوہا لاکھ من ٹکڑے ہوا

ولہ

۱۱

۱۰

دیوان شہیدی ۸

ولہ

تصور عاشق بیتاب نے دل میں جہاں باندھا
نقاب اس شرمگیں نے اپنے چہرہ پر وہاں باندھا

۲۴

ولہ

سنگ گر سینہ میں اسکے عوض دل ہوتا — کار عشاق نہ اس مرتبہ مشکل ہوتا
شاد ہو ہو کے جلاتا نہ مجھے یون ہر دم — گر وہ بیرحم مرے حال سے غافل ہوتا
گھر سے جب سیر کو صحرا کی نکلتی لیلی — نجد کے رخ پہ اٹھا پردۂ محمل ہوتا
بیٹھ جاتا لب فرش آکے اگر ایک گدا — اسمین نقصان ترا کیا صاحب محفل ہوتا
ق
دل میں ارمان ہی رہا سیر چمن کا اس رنگ — کہ مرے ساتھ وہ زیبندہ شمائل ہوتا
اسکی بدھی کے لیے پھول میں چنتا پھرتا — ہاتھ اس کا مری گردن میں حمائل ہوتا

۱۳ عام ہیں اسکے تو الطاف شہیدی سب پر
تجھسے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا ۱۴

ولہ

مذہب نقش آخر سے ہوا ایمان صفحہ اول کا — جلا سے عشق سے ہے آج میرا آئینہ دل کا
دو عالم میں نہیں ممکن ترا ثانی کسی صورت — مرض زائل کرے تیرا نما تھا چشم احول کا
تپش پر بلبلون کی رشک ہے لوٹن کبوتر کو — ہوا اس طفل خو کو عزم بازی گاہ مقتل کا
سواری اس مہ شب گرد کی باد بہاری ہے — کھلا ہر کوچہ میں طرفہ چمن گلہای مشعل کا
جسے قاتل نے دیکھا اک نظر دم میں کیا بسمل — مگر تلوار کا ڈورا ہے ڈورا اسکے کاجل کا
ہو تکے آستان پہ ہمنے برسوں جبہہ سائی کی — ہماری خاک کے ہے ذرہ میں اعزاز صندل کا
عجب کیا گریہ سے دھو جائے پتلی چشم عاشق کی — برسنے سے سفید البتہ ہوگا رنگ بادل کا

محبت قطع کی تمنے وہ کوسون اڑگیا تم سے
دل بیمار رشتہ الفت کا تھا ای گلرخان باندھا

ابھی جوہر کرونگا اپنا ورنہ سچ بتا مجکو
تری تیغ نگہ نے مشورہ کیا میری جان باندھا

غریق بحر ہشیاری کو ہردم فکر سامان ہو
کبھی یان کشتی مے پر نہ ہم نے بادبان باندھا

عداوت نیم جان مجنون سے کیا ہی تجکو ای ظالم
مغیلان مین جو خالی ناقہ لاکر سار بان باندھا

کیا ہجران کی شبین کو وہ غم نے مجکو چور ایسا
کہ جراحون نے صبح اکر وا ہر استخوان باندھا

بنا تھا پنجہ جراح رشک پنجہ مرجان
ترے زخمی کا جسدم آنکے زخم خونچکان باندھا

مرا ہر مصرعہ دیوان ہی اک شاخ شکر گویا
لب شیرین کا مضمون مین نے ای شیرین دہان باندھا

زمان تیغ دیکھا اک نظر جو ر بہشتی کو
یہ بہتان اپنے عاشق پر عبث ای بدگمان باندھا

کوئی ای حاملان عرش تمسے داد لیتا ہون
ستون اک آہ کا او نسے سوئے لامکان باندھا

شہید اس قدر دانی کا ہون ٹکڑے کر کے عاشق
لحد پر نخل ماتم یار نے بہر نشان باندھا

مجھے اک عمر سے تھا مو تو نکے سہرے کا ارمان
شب فرقت مین تو نے دیدۂ گوہر فشان باندھا

رسائی ایک بیر پام تک اسکو نہین ظالم
کمند آہ مین سو بار مین نے آسمان باندھا

وہ گنج ذات کیا کچھ ہوگا یارب مین تو حیران ہون
حفاظت کے لیے جسپر طلسم دو جہان باندھا

شہید ای کثرت عصیان سے مجکو خوف آتا ہے
سفر ہے دور کا اور دوش پر بار گران باندھا

[illegible]

ولہ ۱۸

۴

[illegible]

مرگ عاشق پر جو برہم ہو دو عالم کا ورق | حیف ہے ای جان تجھے ملنا کف افسوس کا
وصل میں دشوار نکلیگا ہمارے دل سے غم | چھوڑنا آسان نہیں ہے خانۂ فانوس کا
کیا لکھے دیکھے ستمگر سینے لفظ وفا | پھاڑ ڈالا کیون خفا ہو کر ورق قاموس کا
سامنے آنکھون کے لہراتا ہے سیرادہ ول | کیون تجھے باور نہیں منکر ہو محسوس کا
دم بدم آتا ہے اخبار دروغ و راست سب | بدگمانی نام ہے عشاق کے جاسوس کا
کس شکار افگن کی آتی ہے سواری دشت مین | منتظر ایک ایک وحشی ہے صدائے کوس کا
رو برو سے حق نہ اخفائے محبت ہو سکا | صبح محشر سے مگر پردہ ہے مرنے ناموس کا

۱۷ | سبز کرتا ہون نگین دل شہیدی زہر سے | ۷
کندہ اس پر مین کرونگا نام شاہ طوس کا

جان اب تمسے ہے کیا بھید چھپانا دل کا | ولہ آپ سے مجکو مبارک ہو لگانا دل کا
نئی باتین نئی گھاتین نئی چاہت نیا پیار | کیا قیامت ہے نئے شخص پہ آنا دل کا
لاکھ ڈھونڈھا کرے وحشت کوئی ملتا ہے سراغ | اُنکی مٹھی مین ہے ان روز دن چھٹکانا دل کا
ہاے رے اگلے ستمگار کا حسن کے گلہ | اُنکا بھرنا وہ سرد اور وہ دکھانا دل کا
اُنکی برداشت نے یانتک تو کیا نازک طبع | سخت دشوار ہے اب مجکو اُٹھانا دل کا
تھوڑے سے حلقون مین ہے زلف کے عارض کو پسند | انھین منظور ہے پھندون مین پھنسانا دل کا

[illegible]

۹

ولہ ۱۶

[illegible]

ڈرا جو گلستان میں آنے سے تیرے ۔ پری رنگ گل ہوگا ظاہر نہوگا

۲۰ ۔ ملا وصف کرنے کو معشوق تجھ سا
ہوا ہی شہیدی سا شاعر نہوگا ۔ ۷

صاف آزردہ ہو تم سینہ مری جان کس کا ۔ ولہ ۔ رخ سے پیدا ہی غضب کینہ پنہان کس کا
دل ہی دلدار ہی جب دل نہیں کیا دلدار ۔ جان سے جاتا ہی چلی جان تو جانان کس کا
بندہ ہونے سے مرے عار ہی گر صاحب کو ۔ بندگی کیجئے ہین تابع فرمان کس کا
بیوفائی کا گلہ آپ سے کم فہمی ہے ۔ صرفہ جب دل شکنی پر نہیں پیمان کس کا
رشک نے زہر بنایا ہے مرا آب حیات ۔ مرگ ہی وصل کی شادی غم ہجران کس کا
سست مذہب ہوں لیکن نکرون پاس قسم ۔ سخت کافر سے سروکار ہی ایمان کس کا

۲۱ ۔ اب شہیدی سے تو ہی ضبط جنون بس دشوار
دامن یار ہی چھوٹا تو گریبان کس کا ۔ ۲۶

اور بھی دیتا جو حق سے کر کے منت مانگتا ۔ ولہ ۔ پر فزون قسمت سے کیا مین اہل ثروت مانگتا
میری محتاجی دلیل فرط استغنا ہے ۔ کیا نہ ملتی مجکو گر مالک سے دولت مانگتا
زندگانی سے بجان ایسا ہوں گیا ہوں شہید ۔ اپنے قاتل کی دعا وقت شہادت مانگتا
بیٹھ کے بدلے می پرستی کو سون میخانہ کے گرد ۔ گر مرا ساقی دعا سے ابر رحمت مانگتا

[illegible]

۲۴ ولہ ۱۵

[illegible]

قیس کا ڈر تھا کہ مین دیوانہ زندان مین چھپا	دشت مین گر دیکھ پاتا فرض وحشت مانگتا
ناز گر بنتا مشکل تجھسے چاہتا	حسن گر ہوتا مصور تیری صورت مانگتا
تو نے جسے شیوہ بھی جاری نہ کی آگو کبھا	بستیون مین آکے خسرو گر ضیافت مانگتا

۲۲ حشر سے پہلے شہیدی تو تو پہونچا خلد مین
ورنہ مشکل ہوتی گر داد محبت مانگتا ۱۳

حریف ہوش مین آو کہ جام شیشے کا	ولہ کسی کے لب کو ہی لایا پیام شیشے کا
دلون کو مست نہ لٹکاتی زلف شانہ مین	کیا ہی سینے مین مین نے مقام شیشے کا
یہی نماز جماعت ہی رندون کی زاہد	کہ جھکتے ہین جھکے جبدم امام شیشے کا
تجھے سفال ہیسر نہو لگا دے اوک	روان ہو میکدے مین فیض عام شیشے کا
نکال مجکو نہ بزم شراب سے باہر	کہ زیر ابر دہ ہون ساقی غلام شیشے کا
بقدر ظرف مجھے دے شراب پیر مغان	زبان حال سے یہ ہی کلام شیشے کا
ہزار چاہے کرے زخم خوردہ ایک گرہ	محال دل کی طرح التیام شیشے کا
وہی لطافت صورت وہی صفا درون	ہماری دل مین ہی نقشہ تمام شیشے کا
نہ چھٹ سکے ترے قابو مین آکے ای بدمست	لکیرین ہین کف نازک مین دام شیشے کا
ملا کے جان تھی مجھے چال ہی تری ساقی	قیامت اور بھی لایا خرام شیشے کا

[illegible]

[illegible]

ولہ ۲۵ ۱۸

۲۴	قبر حافظ پر شہیدی بیٹھکر پی لین شراب ہند مین چلکر کرینگے یاد کیا شیراز کا	۱۳

ساقی غم شفقی اشک کو صہبا سمجھا — ولہ — دیدۂ دل کو مرے ساغر و مینا سمجھا

نہ کے نا چیز جہان صاحب توحید ہون مین — مہر ہر ذرے کو ہر قطرہ کو دریا سمجھا

مجھے دکھلائی دو رنگی نے تری طرفہ بہار — جب ڈوپٹے کو ترے مین گل رعنا سمجھا

اُسکے نزدیک خط اور نقطے مین کچھ فرق نہین — جو شب ہجر کو میری شب یلدا سمجھا

دلکو ہے اس سے ہوس خلد مین ہم آغوشی — بوالہوس قامت جانان کو بھی طوبا سمجھا

پہلے دکھلا مین خریدار کو جنس ناقص — شاہد مصر سے خالق تجھے اچھا سمجھا

قیس کا دل نہ لگا ہے طرب خانہ مین — وادی نجد کو مین صفحۂ لیلا سمجھا

شکل دکھلائیگا فرداے قیامت مجھکو — وعدہ سچا ہے ترا معنی فردا سمجھا

اُٹھ گیا جب شفق رنگ حنا کا پردہ — کف روشن کو مین اُسکے ید بیضا سمجھا

دیکھکر چشم پر آب مژۂ شعلہ فشان — لب دریا وہ چراغان کا تماشا سمجھا

آگے جلاد اجل نے مری جان بخشی کی — مین دم تیغ کو تجھ بن دم عیسے سمجھا

رکھتے کیا جانیے کیا رشک مسیحا یہ گمان — گر عیادت کا نہ عازم ہوا اچھا سمجھا

مین تو سمجھاؤن ہزار اُسکو شہیدی لیکن

۱۳ دیوان شہیدی

یاد ہے اُسکو عمل خورشید کی تسخیر کا

میری قسمت مین نہ لکھا تھا سفید آخر کا

۲۷

حلقۂ گرداب ہے حلقہ مری زنجیر کا
اسکی بھی مجھکو نکلنا ای شہیدی ہی محال
سادہ کاغذ ہاتھ مین ہر کاتبی تصویر کا
ای کیا شوخی سے اپنی نقش باقی رہ گیا
معتقد ہون تا ہوون سے ہمچو زنجیر کا
بت بکاسہ زنخ پنہان ہیکڑون زنار کو
وہ رہا غافل ہی بولے سمجھ زنجیر کا
کرکے مین قطع تعلق سب سے مین دیوانہ تھا
دل ہوا ای قاتل ہیتر سے عاشق دیکھ کر
جسکو سینہ سے نکالا تو نے پیکان چاہکر

ولہ

۱۴

شکوہ مین عشاق کا دستور کرون کیا
گر اس ستم کا ہون مشکور کرون کیا
لاؤنگا زبان پر تری بیداد نہ ہرگز
بیٹھے رہے جی مین خلق مین مشہور کرون کیا
واقف ہی ہمہ اسکے حال سے یہ بہ زیادہ
ہر روز ترے سامنے مذکور کرون کیا

دیوان شہیدی ۱۴

تیشۂ آخر سے جنت مین جوان ہوا ای نظر		تھا سر فرہاد سنگ راہ جوی شیر کا
۲۶	سوچ خیز غم مین قصر دل کی ڈالی ہی بنا یہ نہ ٹھہریگا شہیدی فائدہ تعمیر کا	۱۷

ای پری حیران ہون تیرے خندۂ تقریر کا	ولہ	اک طلسم نو ہی کھلنا غنچۂ تصویر کا
ضبط گر مانع نہو ذکر بتون کے درد مین		سو خلل ہر شب کرے نالہ مری زنجیر کا
عاشقون کی آہ سے اس مہوش کو غم نہین		جانتا ہی موم سے پیکان ہی اسکے تیر کا
اشک خون رکھتے ہین گلگون تیرے چہرے کو مدام		شکر شرمندہ نہین ہین رنگ کی تغییر کا
وصل بیداری مین اسکا خواب مین کرکے خیال		منتظر رہتا ہون نادانی سے مین تعبیر کا
عاشق حیران کو تیرے ای نگار سادہ رو		شبہہ ہر سادہ ورق پر ہی تری تصویر کا
مین نہین مجنون کہ صحبت آہوون سے ہو پیار		شیر بھاگے گر سنے نالہ مری زنجیر کا
سو گنہ سرزد ہون مجھسے دان مین ہر گز نہین		عہدہ سونپا ہی تغافل کو مری تعزیر کا
اسکے ابرو پر ہمیشہ چین نظر آتی ہی		بل نکل سکتا نہین ہی جیسے اس شمشیر کا
اس بھبھوکے کا گل نظارہ مین چھپتا رہا		شب لیا مد نظر سے کام آتشگیر کا
اہل صورت کو مزہ ہی تو سے ایسی شک نہین		آب سے پژمردہ ہوتا ہی چمن تصویر کا
بزم دنیا مین جہان سے تیرہ باطن کو نفع		یان زبان شمع کا قاتل وہی گلگیر کا

[illegible]

تمھارا روز مرا تجھسے بھی تاریک زیادہ
میں تیرا گلہ ای شب ہجر کرون کیا

سولی نے ہمیں محنت زندان سے چھڑایا
میں اب کہو ای حضرت منصور کرون کیا

۲۸
ہر لحظہ رکھوں ہاتھ میں دل اُنکا دیکن
میں خوسے شہیدی کی ہون مجبور کرون کیا
۱۷

ولہ

مرا سینہ ہوا شہر اسپہان دل خوشباش ہے گویا
تجھے معشوق بن رہتا نہیں عیاش ہے گویا

نہیں وہ سیمتن محتاج پوشاک مکلف کا
بدن میں خود چمک ایسی ہے پہنے تاش ہے گویا

نہ سرکا سامنے سے ایکدم ایام ہجران مین
غم دلدار خدمتگار حاضرباش ہے گویا

چھوا جس شخص نے بیہوش ہو کر خاک پر لوٹا
ترا تل ای پری افسونگری کا ماش ہے گویا

بچھا ہے عید کے دن فرش رنگین اطلس خون سے
ستمگر تیری قربانگاہ کا فراش ہے گویا

ملا پیتان جنت سے تجھے شیر ای قد جانان
اسی سے نخل طوبی تیرا گو کلتاش ہے گویا

کبھی دیکھا نہ تیرے بے زبان کو گفتگو کرتے
شرارہ آہ سے منہ میں مرے خشخاش ہے گویا

شب تاریک عاشق میں ترے رخ کی تجلی سے
بے رونق تھی رخ پر خاک کے بشاش ہے گویا

سلاکر قبر میں کھولا کفن تیرے ملائک کا
صباح حشر کا سوجا سے پردہ فاش ہے گویا

ترا سیب ذقن ہے نور باغ حسن کا میوہ
مہ و آفتاب گردون پہ اسی کی قاش ہے گویا

دیار عشق بازی میں گلون کی مہر نقد ہین
نہیں یہ سکہ جسکے ہاتھ میں قلاش ہے گویا

۲۹

ولہ

۱۱

۱۵

ولہ

٢٠ ٨

ہو چلا خنجر بیداد کا بسمل ٹھنڈا — لے ہوا اب تو کلیجہ ترا قاتل ٹھنڈا

قہری دھوپ مین مجنون تو پھرے ننگے پاؤن — خس کے پردوں سے ہوئی لیلی ترا محمل ٹھنڈا

یاد یاران وطن مین نفس سرد سے صبح — دشت غربت کیا مین نے کئی منزل ٹھنڈا

جام بھر بھر کے لگا دینے اسے بھی شربت — استقدر بھی تو نہو ساقی محفل ٹھنڈا

اُٹھ چلے پھول شہیدونکے بس اسکی نگہ — سبز چوڑی کو تو کر حور شمائل ٹھنڈا

تشنۂ وصل پری رو کو سنا دو مژدہ — نیل مقصود کا نزدیک ہے ساحل ٹھنڈا

اپنا پیری مین ہوا داغ جنون روشن تر — شمع کو وقت سحر کرتے ہین غافل ٹھنڈا

٣١ سینہ پر مہندی بھرے ہاتھون کو رکھکر بولا — لے شہیدی ترا بس اب تو ہوا دل ٹھنڈا ٢٢

ولہ

آسمان خصم قوی ہے اہل استعداد کا — زنگ مین ضایع رہا جوہر مرے فولاد کا

دیکھتے ہی آئنہ ایسا ہوا وہ بدحواس — شکل عاشق کو دکھا کر ملتجی ہے داد کا

آسمان ہفتمی پر قمریون کا ہے دماغ — باغ مین تکیہ لگا بیٹھا جو وہ شمشاد کا

ہے وہی شکل و شمائل ہے وہی ناز و ادا — کیون نہ دھوکا ہو پری پر یار کے ہمزاد کا

ای صنم مین داد کو اپنے نہ پہونچون روز حشر — گر خدا سے بھی کرون شکوہ تری بیداد کا

یاد چشم سرمگین کیا کیا رولاتی ہے مجھے — جس گھڑی قرآن مین پڑھتا ہون مین صاد کا

[illegible] عالم ہمارے نالۂ ناشاد کا

[illegible] عہد مین جلاد کا

[illegible] فصاد کا

[illegible] حاضر و ناظر نہین

[illegible] جان اس قدر بھی جسم فانی کا قیام

اعتماد اصلا نہین ہے کاخ بے بنیاد کا

٣١ ولہ ٣٣

[illegible]

خاک میں چھپنے سے دانہ کو کشایش ہے نصیب
کیوں نہ عقدہ تیرے دل کا قبر میں جا کر کھلا

عاشقوں میں قابل کشتن نہ تھا میرے سوا
میں ہوا قتل اور کمر سے یار کی خنجر کھلا

سرمہ کا ڈورا کسی کی چشم میں یاد آگیا
موج مے کی جزر و مد سے جب خط ساغر کھلا

راز پوشیدہ لکھا تھا جس میں اپنے یار کو
نامہ بر کی ہوشمندی سے وہ خط گھر گھر کھلا

نامہ اعمال قاتل کا بعینہ نقل تھا
خون ناحق کا مرے کیوں حشر کو محضر کھلا

ملتوی رہجائیگا خلق خدا کا سب حساب
گر مرے اعمال بد کا حشر کو دفتر کھلا

مژدہ باد اے دل کہ اب تیری دعا ہے مستجاب
میرے نالوں کی بدولت آسمان کا در کھلا

بستگی سے قدر و قیمت ہے دل کم مایہ کی
ایک قطرہ آب ہے جب عقدۂ گوہر کھلا

تیری فرقت میں جھپکی ایک شب میری پلک
خانۂ ویران کا رہتا ہے ہمیشہ در کھلا

کام دل کا ہوکے سائل اس سے ہیں چوری چھپے
جب سوارہ جاتا ہوں جب کہتا ہے وہ بہتر کھلا

سر کے بالوں کو جو الجھیلی سے چھیڑا میں نے رات
کس ادا سے بولے وہ ہے ہے مرا جوڑا کھلا

چاندنی میں سیر کی تو نے ہو مقیش کی
طرفہ گورے رنگ پر الماس کا زیور کھلا

چوم کر وقت کرشمہ ابروے خمدار یار
بول اٹھی مشاطہ آج اس تیغ کا جوہر کھلا

بیٹھ تسکین سے قفس میں کوئی دم مرغ اسیر
مدتوں پھڑکا نہ اب تک کوئی تیرا پر کھلا

بند ہے مجھ پر اب اس بدمست کی محفل کا در
میکشی کے شغل میں جو پہر گھر آکر کھلا

۴۰	باریاب خلوتِ جاناں ہو عاشق بعد مرگ ای شہیدی جیتے جی جنت میں کب داخل ہوا	۱۰

عمر بھر عشق کے آزار نے سونے نہ دیا	وله	ہائے ہائے دلِ بیمار نے سونے نہ دیا
نالہ کش ایک رہا ایک کراہا تا صبح		جانِ ریش و دلِ افگار نے سونے نہ دیا
خواب میں شکل دکھاتا وہ مقرر مجکو		شوق کے طالعِ بیدار نے سونے نہ دیا
عیش کی شب بھی سیہ بخت کو آجاتی نیند		اسکی پازیب کی جھنکار نے سونے نہ دیا
میرے مرقد پہ کہا کس نے قیامت ہو قریب		یاد آکر تری رفتار نے سونے نہ دیا
رتجگے ہوتے رہے ہیں کہ بڑھے غم کی عمر		ایک شب وہ دلِ زار نے سونے نہ دیا
ہیں بھی سو نہ دیا شام سے اسکو شبِ وصل		صبح تک ضد سے مجھے یار نے سونے نہ دیا
نیشِ غم نے رگِ مژگاں سے نکالا یہ لہو		مجکو راتوں مرے غمخوار نے سونے نہ دیا
سیکشو صبح ہیں آنکھیں جو تمھاری خمار		شب تجھیں ساقیِ سرشار نے سونے نہ دیا

۴۱	خوف تھا اسکو شہیدی تری بدمستی کا شب جو ہمبر ہوں کو عیار نے سونے نہ دیا	۱۱

صلح میں عربدہ جو مستعدِ جنگ رہا	وله	شبِ عشرت مری آغوش میں وہ تنگ رہا
شکر ہو خانۂ زنداں کی شکایت نہ رہی		جا کے صحرا میں بھی دیوانہ ترا تنگ رہا

جان ہو انعام تو لے ای فلک شعبدہ باز	تو دکھاتا ہمین سو رنگ کے نیرنگ رہا
دیکھکر سینہ زنی چہرہ خراشی اپنی	بزم دشمن مین آسے شغل دف و چنگ رہا
آہ سوزان نے بہت شیشہ گری کی افسوس	نہ بنا شیشہ دل سخت صنم سنگ رہا
وسعت آباد اسے کہتی ہو نادان خلقت	ہمین نے عالم مین قدم جب دھرا تنگ رہا

۴۳ گر شہیدی کے قلم مین ہی یہی نقش بدیع
یادگار اس سے بھی دنیا مین اک ارژنگ رہا ۲۰

ولہ

دیر و حرم کا جبکہ جہان مین نشان نہ تھا	عاشق کے دل سوا کوئی اسکا مکان نہ تھا
کس خوش سلیقگی سے مرتب تھی بزم عیش	سامان وہ کیا ہی جو کہ مہیا وہان نہ تھا
گسترد وہ فرش بوقلمون تھا جہان نہان	اطلس تھا حریر نہ تھا پرنیان نہ تھا
و شتے چھپے اور ہی پھولونکا طاق مین	چھپا نہ تھا چنبیلی نہ تھی ارغوان نہ تھا
روشن ہر ایک گوشہ مین تھی سو ہزار شمع	گلگیر تنگ حوصلہ چاٹے وہان نہ تھا
تھین بتیان اگر کی سلگتی ادھر ادھر	آتش پرست عود کی تھی پر دخان نہ تھا
تھا مست نغمہ بزم کا ہر کوچک و بزرگ	چنگ و رباب و عود کا شور و فغان نہ تھا
ہر لحظہ بے پیالہ و ساقی تھا دور مے	آنکھون مین تھا خمار کوئی سرگران نہ تھا
موجود تھا مشاہدہ معدوم تھا حجاب	بے چشم جو نظارہ تھا سو رائگان نہ تھا

۲۱

ایضاً شہیدی

ناگہ پلک جھپکتے ہی ایسا ہوا وہ گم
دونوں جہان ڈھونڈھ چکے ہم نشان نہ تھا
کیا جانتے تھے یوں ہمیں چھوڑیگا ساتھ سے
ان پیچ پاؤں کا شہیدی گمان نہ تھا

۴۴

ولہ

۱۱

ولہ

سچ ہی پلے پر پہونچکر تیر کم کرتا ہی توڑ — میرے نالہ کا بلندی سے اثر جاتا رہا

وصل کی تدبیر کا خواہان رقیبوں سے ہوا — تیری فرقت مین مرا ہوش اسقدر جاتا رہا

لاکہ ڈھب مین چال چاپا اسقدر ہوتی ہی دیر — آسمان شاید شب ہجران ٹھہر جاتا رہا

سیر کہ تک اس گلی مین حشر کا ہنگامہ تھا — اپنا لاشہ اٹھتے ہی سب شور و شر جاتا رہا

باغ دنیا سے ملا کیا نہال آرزو — شور زار دل کی خاصیت سے پر جاتا رہا

بے مقدر دولت باقی نہ حاصل ہے کبھو — آکے قابو مین مرے وہ سیمبر جاتا رہا

اک گل دیدار کی حسرت مین اپنے ہین چاک — یا بہار دامن نظارہ بھر جاتا رہا

لاشہ کا بھی خون گرفتہ کے پتا ملتا نہین — نالے جاتے رہتے ہین یان نامہ بر جاتا رہا

کچھ دنون ہمنے بھی چھوڑ نہین تیرا رستہ عشق مین — جلکے تا چرخ آہ کا شعلہ بکھر جاتا رہا

کس سے کہتا کسکی سنتا وا اسف اپنا کون تھا — مدتون اسکی گلی مین گنگ و کر جاتا رہا

پیشتر طوفان گریہ سیر کا مانع نہ تھا — نہر مین تھین پایاب انکو مین اتر جاتا رہا

عشق مین تعظیم کا خواہان کسی سے مین تھا — محفل جانان مین سب سے پیشتر جاتا رہا

سکر مین بھی کم نماز جمعہ کی مین نے قضا — میکدہ سے سوے مسجد بیشتر جاتا رہا

ورد کرتا گر طواف و تربت ہوتا طبع — گرد قصر یار ناحق ہر سحر جاتا رہا

فقر مین شاہد پرستی کب شہیدی سے نبھی

ولہ

ولہ

[illegible]

۵۲ ولہ

[illegible]

ندامت صید عشرت دل مرا پروردہ غم ہی
نکرتا تھا اُسے پیچھا غزال خانہ پرور کا

دعائیں مانگتا ہی وہ کسی عاشق کا خط آدے
بنا شوق اندنون پیدا ہوا اُسکو کبوتر کا

دکھایا اپنا رد آتشین جب اُس محبوب کے نے
گمان بالی کی مچھلی پر ہوا مجکو سمندر کا

کبھی عمداً وہ ہکلا کر جو مجھسے بات کرتا ہی
مزا دیتا ہی اُس کا ہر سخن قند مکرر کا

پسیجا ایک نیرا دل نہ ای شیرین کبھو اُسپر
جگر پانی ہوا فرہاد کی باتون سے پتھر کا

کسی کے عارض گیسو کی مجکو یاد آتی ہے
نہ چھیڑ ای ہمنشین قصۂ شبنم گل صنوبر کا

چلے ہیں کشتی مو بادن محفل میں ساقی کی
ہمارا دور جب آیا ہوا لے حکم لنگر کا

در و دیوار پر چھاپے لگے ہیں خون کے ای قاصد
بتا کیا اور بتلا دُن تجھے قاتل کے میں گھر کا

مجھے زنجیر سے اور طوق سے نفرت رہا کی ہی
ہوا تھا کچھ دنون مجنون کو شوق البتہ زیور کا

ہمارے حق سے اسکو لیے جا کر چھپایا ہی تو
کہ تمغہ ہر کوئی پہچانتا ہے تیرے خنجر کا

ہوا زلف سیہ پر نامۂ اعمال کا شبہہ
دگر گوشہ اُسکا میں سمجھا ستارہ صبح محشر کا

۵۳ شہیدی قصر جنت دیکھ کر میں خوب سا رو یا
مجھے یاد آگیا نقشہ کسی محبوب کے گھر کا ۵

دل نے رسوا چار سو ہمکو کیا
در بدر اور کو بکو ہمکو کیا

ولہ

تیغ نے جسکی کیا تھا چاک چاک
تیر نے اُس کے رفو ہمکو کیا

[illegible]

۲۵ ولہ

[illegible]

۵۵ ولہ

[illegible]

۱۲

[illegible]

مبارک

ردیف باے موحدہ ۱۲

ہوتا شفیع اپنے شہیدی غریب کا

کیا بہار اب کی ہوئی ہے سرشت فزائے عندلیب
گر زینت گل سے ہیں گلشن میں جانے عندلیب
باغ میں ہے نالہ کشی کی سند تعلیم ہے
رو برو آگر سبق اپنا سنائے عندلیب
دوستے خندان سے گستاں کو آگر چمنیدہ ہون

مبارک ای گل زخم شہیدان خندہ نانہ
بپھر اکرتا ہی راتوں کو چگا نا خیل غوغائی
تغیر حال میں اپنے رہیگا شام محشر تک
بہار بنجران سے عشق رکھ گر خرمی چاہی
وہ خود غرمان میں ہی اسکا تخیل کیا ہی خزان میں

ہوا ہی شوق خنجر کو بنام زعفرانی کا
نہین محتاج ویرانہ ہمارا پاسبانی کا
ابھی سے پوچھنا بیجا ہی انجام اس کہانی کا
عبث بلبل ہی تو ناداں اس گلزار فانی کا
شب عشرت میں بھی ہوغم ترا ہو بدگمانی کا

۵۶	ہمارے سادہ رو کا چہرہ ہے ہر صفحہ سادہ نظر کیا آئے تجکو محو تو نیرنگ مانی کا	۱۳

ولہ

مین معتقد ہون عشق خوش عندلیب کا
کب سنبل بہشت معطر کرے دماغ
اُس نے مساحت جبل طور کے لئے
صحرا مین گر بیان ہو تیرے نطق کی حدیث
دے عقل کل کو طفل دبستان جہان سبق
گردون پہ عشرت شب معراج کا نشان
آواز مانگتے رہین داؤد عمر بھر
فرخندہ بخت ہی وہ جو امت مین ہی تری

کہتے ہین گل عرق ہی خدا کے حبیب کا
گر بو پہنچے نفع آپکے گیسو کی طیب کا
بخشش کیا کلیم کو عہدہ جریب کا
عقل مین کیا عجب ہی مزا ہو غریب کا
اُس مدرسہ مین تجکو لقب ہو ادیب کا
اب تک حنا مین ہاتھ ہی کف الخضیب کا
اس آرزو مین کام لے اُس سے نقیب کا
ارمان پیمبرون کو رہا اس نصیب کا

١٢	بیت بختی کرنی ہے گر طائران باغ سے ہمسے یہ اشعار تازہ سیکھ جائے عندلیب	٥٨

ولہ

سنبل گیسو ترا گر دیکھ پائے عندلیب — دل بندوں ٹوٹا ہم رنگ گل میں پھنسائے عندلیب

گر یون ہی گلشن میں طوفان کی طرح اوٹھا ہے جوش — منہدم ہو کوئی ساعت میں بنائے عندلیب

زیر دیوار چمن ہر صبح جاتا ہون کہ وان — کانون میں پڑنے سے آتی ہے صدائے عندلیب

گلرخون کی بزم میں البتہ ہے اپنا گزار — ہو جہان زندان چمن وان کیون نہ جائے عندلیب

دھوپ میں بیٹھا ہون میں تیرے در کے سامنے — اور بیٹھے گلشن میں گل کے سائے سائے عندلیب

ایکدن اس غیرت گل نے بٹھایا ہاتھ پر — ہوے گل میں بس چھپے سب خار پائے عندلیب

تجھے دلمیں عشق پنہان کیون گلبن کیا عجب — نکلے غنچون کے چٹکنے میں صدائے عندلیب

جیو ہو خس تنکا اٹھا لیتا ہون میں او یا نہین — اس صفائی سے نہ گل کو بھی اٹھائے عندلیب

بے سبب کیون خشم بیجا اسقدر ہے باغبان — ہان رقیبت ہی تری ہے جو خطائے عندلیب

قامت و رخسار تیرے دیکھ جان میں نے سبھی — قصہ پروانہ شمع اور گل بلائے عندلیب

آمد فصل خزان سے پیشتر دو روز کاش — سینہ صحن چمن یا تنگ ہو سائے عندلیب

شاہ گل بیٹھے لٹیا ان مستون کی کان میں
یہ غزل میری چمن میں گر سنائے عندلیب

پھینکدی ہے باغ مین جوش جنون سے کرکے چاک	گل جسے کہتے ہین سینہ ہے قبائے عندلیب
عقل گلشن مین آیا ہے لیے زر ہاتھ مین	کسقدر رعنا گل کو فکر خون بہائے عندلیب
اہل کے عاشق کو تسکین نقل سے ممکن نہین	پھول کاغذ کے نہون حاجت روائے عندلیب
وہ ترا قد ہے صنوبر کو دکھائے فاختہ	وہ ترے رخسار ہین گل کو دکھائے عندلیب
جو کہ انداز جفا تجھ مین ہے وہ گل مین کہان	کیا وفا سے تیری ہمسر ہو وفائے عندلیب
آشیان سے صحن گلشن تک بچھے ہین لاکھ دام	کاش ہو موج ہوا زنجیر پائے عندلیب
باغ مین صیاد کا گلچین سے پہلے ہو گزار	صبحدم خالق سے ہے یہ التجائے عندلیب
خصم جان گلچین عدو صیاد دشمن باغبان	وقت تیرے فضل کا ہے ای خدائے عندلیب

۷۱ قصۂ عاشق کو صبح حشر تک پایان نہین
کیا شہیدی سے بیان ہو ماجرائے عندلیب ۹

ولہ

آگئے تھے لے کے کوڑے محتسب	بن گئے مستون کے گھوڑے محتسب
گر شو بے عقل شیشے توڑکر	عذر مین کیون ہاتھ جوڑے محتسب
ٹھونک ڈالوینگے رندوا ایک دن	شہر مین ہین تم سے تھوڑے محتسب
گر ہمارے میکدہ مین ہو گذار	خم کے بدلے توبہ توڑے محتسب
لذت مے سے اگر واقف ہو تو	ٹھیکرے خم کے نچوڑے محتسب

ولہ ۶۵ ۱۵

[illegible]

محفل سے آخر اسکی نکلوائے جائینگے		شیخی سے جا تو بیٹھے تھے اکبار عنقریب
وحشت بھرے ہوئے مرے تیور کو دیکھکر		آتا نہیں ہے اب کوئی غمخوار عنقریب
وہ دن گئے جنون کی مداوا کیواسطے		وہ چار دور بیٹھے تو دو چار عنقریب
جنس وفا کی قدر گر اظہار کیجیے		کہتا ہے مجکو یان سے ہے بازار عنقریب
اے بدسلیقہ یہ بھی قرینہ ہے بزم کا		عشاق دور بیٹھیں اور اغیار عنقریب
لے اپنے آشیان کی خبر جلد جبرئیل		پہونچی ہماری آہ شرر بار عنقریب

۶۴ دوری شہیدی اپنی سمجھ کا قصور تھا ۶
ہے شہرگ گلو سے بھی یان یار عنقریب

چپ ہے ستم ظریف کی تقریر کا جواب	ولہ	سنتا ہے کب عاشق دلگیر کا جواب
وہ دن بھی ہونگے زنگلہ خندہ زن ترے		دیکھین ہمارے نالۂ زنجیر کا جواب
قاصد سے پہلے وان ہمین پہونچا اگر خدا		خود لکھتے اپنے شوق کی تحریر کا جواب
یوسف نہ لاکھ ننگ سے کھولے زبان طنز		مصرعہ عدم مین یار کی تصویر کا جواب
دل کے مقابلہ مین عبث ہے بنائے عرش		بیکار حسن نقاش ہے تعمیر کا جواب

مصرع نہ اب ہے نظم شہیدی وہی ہین ہم
لحظہ مین لکھتے تھے غزل میر کا جواب

دیوان شہیدی ۲۶

[illegible]

۶۶ ولہ ۱۰

[illegible]

۶۸ ولہ ۱۰

ما سوی اللہ سے غفلت کا ہی باعث نام شراب

انتظار جام سے ہر دم ہے انعام شراب

رشک آ پر مجھے آتا ہے بیسر جس کو | ایک مشتاق پری چہرہ ہو دو جام شراب
گلشن حسن کے طاوس کے پھنسنے کے لیے | غورۂ رز ہی اگر دانہ بنا دام شراب
شیشہ و ساغر سے کوئی کہتا ہے ہاتھون پر انکار کا سو قسم ہو کوئی | تو دیکھ بزم مین و جنبش گل اندام شراب
مین گر ایکے سبو پول اٹھا بادہ فروش | واقعی ہی سبب لغزش اقدام شراب
ختم کرون گردن مینا تری فرقت مین و | شور قلقل سے مجھے موت کا پیغام شراب
چشم جانان بھی ترے سحر کی قائل ہو تو | گل نرگس کو بنا دے گل بادام شراب
وصل کی رات کا لطف اس سے نہ پوچھو | آپ بیہوش ہوا پی کے سر شام شراب
فتنۂ حشر کا سبب غمزۂ سفاک ہوا | عہد مین تیرے ہی مفت ہو بدنام شراب

۶۷ | طبع پر جوش یہ ہے تا کہ وہ بادہ نہ چکھے
ای شہیدی آپ سے ہم کیون نہ کہین جام شراب | ۹

ولہ

لطف سو دیکھے پلا کر اسے یکجام شراب | وصل کی رات مین کیا آئی ہے کام شراب
پیشتر آ۔ جانان سے ہوا مین مدہوش | سو گیا حق مین مرے وصل کا پیغام شراب
کفر ثابت ہو تری چشم کا مخموری سے | کب یہ ممکن ہو کہ ہو صاحب اسلام شراب
اسکی محفل ہو پیامین تا کہ نہ عاشق کے حواس | دو ساغر ہی پلا دیجئے مین پھر جام شراب
میرے شیشے کا ہو مجلس مین تو کیا حال | وہ مین جیسے وہ مربزہ اثر اصنام شراب

۹۶ ولہ ۷

تیری خدمت کی بدولت ہین ای پیر مغان	رات دن ملتی ہی پہنچا نون ہی بن دام شراب
چشم مخمور کا کشتہ ہون مری تربت پر	کیا عجب خلق چڑھاتی رہے بادام شراب
رنگ جامے ہما ابھی ابھی سرخ و سفید	اپنی جھوٹی مجھے دے ساقی گلفام شراب
میری آنکھون مین تری دیکھکے سمجھا کہ یہی	سحر کرنے کے لیے دشمن اسلام شراب
ہون میخانہ ہی آغاز مین دستار و قمیص	کیا دکھاتی ہی مجھے دیکھیے انجام شراب
سر دیا محکمہ شرع مین شیشہ نہ دیا	ہین رندان جہان لیکے مرا نام شراب

زہر حسرت سے شہیدی مجھے بالطبع ہی ذوق
ورنہ تھی میکدۂ عشق مین اقسام شراب

٧٠	ردیف تاے مثناۃ	١٦

تھی جنکے سبب رونق بازار محبت	ولہ	وہ اٹھ گئے لے ساتھ خریدار محبت
تا دل کی جگہ قطرہ خون بھی رہا باقی		ممکن ہی کھلے عقدۂ دشوار محبت
سینہ تھا عزیز اسکو ڈرا خوف سے اسکے		گر دون نہوا محرم اسرار محبت
شعلے مری آہ کے پرے عرش کے چمکے		رکھتے تھے ہوا سے کرۂ نار محبت
میلہ تھا فرشتون کا زیارت کو ہماری		جس روز پہنایا ہمین زنار محبت
ہر لخت جگر نوگل خندان کا ہی روکش		شاداب ہمیشہ رہے گلزار محبت

ہے شہیدی کی روح سے بیزار
پر اُسے چاہے کہین کیا باعث

ولہ ۷۴ ۹

۷۲ ۵

غضب ہے ہجر مین جیکے ہمین بھائے بسنت
مزا بسنت کا جب ہے کہ وہ بسنتی پوش
ہر ایک شے یرقان سے نظر پڑے ہے زرد
تھا ایکساں ہوا رہان ہوا اُسکی خفگی سے

ولہ

وہ ہر ہین غیر کے بیٹھا ہوا منائے بسنت
خوشی سے بیٹھ کے پہلو مین ہیر گائے بسنت
ہنوز دیکھیے کیا کیا ہمین دکھائے بسنت
کٹا ہے کیسی مصیبت سے اب کے ہائے بسنت

کہے ہے دیکھ مرے رنگ زرد کو وہ شوخ
شہیدی آج تو تم بھی منا کے آئے بسنت

ردیف ثائے مثلثہ ۷۳ ۹

شب خموشی کا غیر تھا باعث
یا ہوئی آپ کی حیا باعث

وان ٹھہرنا صلاح وقت نہ تھا
ہمنشین تو مجھے ہوا باعث

چاہ مین بوالہوس کی خوب نبھی
میری خواری کی ہے وفا باعث

بے تکلف رہا مدام وہ شوخ
آج مجھسے حجاب کا باعث

موت کا کچھ نہ کچھ بہانہ ہوا
ہوا مرنے کی یان دوا باعث

غم سے آتے ہزار حیف میرا
پوچھتی ہے تری بلا باعث

شب رکا سا رقیب سے بولا
ہمپہ اصلا نہ کچھ کھلا باعث

بے خطا گالیان نہ دے ناوان
ورنہ پوچھینگے آشنا باعث

ردیف جیم ۷۵ ۹

ہم سے شہیدی کے

ولہ

رکھتا ہی شوق نامہ عاشق بھی بال پر — پرواز کی نہین ہی کبوتر کو احتیاج
ہر لحظہ زخم تازہ ہی اُسکا قرارگاہ — کب ہے نیام کی ترے خنجر کو احتیاج

محتاج بعد قتل شہیدی ہون عشق مین
فتراک یار کی ہو مرے سر کو احتیاج

ولہ

مین جنبش لب دیکھ کے سمجھا سخن موج — پر وصف تبسم سے ترے ہی دہن موج
ہر دل مین ترے جلوہ واحد کا ہی پرتو — اک شمع قمر رونق صد انجمن موج
تیرے ہی بُردوش کا مشتاق ہی کافر — زنار کے قالب مین ہر اک ہمن موج
دیوانہ ترا بند تعلق سے ہے آزاد — کب باندھ سکے آب روان کو رسن موج
وہ گل جو نہانے کو سحر حوض مین اُترا — تھا خندہ زنان موج چمن پر چمن موج
مشاطہ گری اپنی صبا لاکھ دکھاوے — پہونچے گی تم گیسو کو ترے کب شکن موج

پوشاک مکلف کی نہ کھ حرص شہیدی
بے چاک اُتو یان نہوا پیرہن موج

شرط ہی ہجر سے اور دیدہ خونبار سے آج — ٹیکے وہ سیل گذر جائیگا کہسار سے آج
ہے تو یہ حرمت مے جسکی زبان پر کل تھی — مست آتا ہی چلا خانہ خمار سے آج
مضطرب کیون نہون سو سو پیچ کھاتے دلین — دمبدم دیکھتے کیون ہین مجھے پیار سے آج

جیسے گھر سے آپکی جاؤ اندھیرے مین بلا	تجھسے افزون تپ اتق کے ہجر مین گھبراتی ہو صبح
مجکو رو رو کر شب ہجران یہی آتا ہے سوچ	وصل کی شب دم مین کیسی صاف ہو جاتی ہو صبح
اسکے بالون کی سیاہی سے شب یلدا خجل	اور صفائی کا وہ عالم ہو کہ شرماتی ہو صبح
تیری چوٹی پر سے بالے وار گر بنتی ہو صبح	صدق دل سے تیری گردن کی قسم کھاتی ہو صبح
منھ دکھا دے روز محشر تو ہمین لائق نہین	گر شب ہجران مین ہیسے ناز فرماتی ہو صبح
داغ ہو خورشید سا چاک گریبان سے خود	تیسے تو خندان ہو ہر دم کیا نزی چھاتی ہو صبح

کب کسی کے گھر ٹھہرتا ہو وہ پرفن رات بھر
تو شہیدی کو عبث ہر لحظہ دھمکاتی ہو صبح

۸۰ ردیف خاے معجمہ ۱۶

نہر بہشت کا ہو تجھے شہد ناب تلخ	شیرین کو کوہکن سے ملا تھا جواب تلخ
وہ میٹھی گالیان وہ شکر خواب وصل کا	ہر دم ہو یاد مجکو نہ خورد و خواب تلخ
اسکی نگاہ قہر سے جو دہ ہوا رقیب	کم ظرف ضبط کر نہ سکا پی شراب تلخ
بوسہ لیا ہے لب سے نہ دشنام تو نکال	شربت کو میرے کر نہ ملا کر گلاب تلخ
کاغذ مین قند باندھکے آتے ہمارے گھر	یا محفلون مین کرتے ہین اب جواب تلخ
فرقت مین اسکی ذایقہ بگڑا ہو شمع کا	سمجھا مین نغمہ شکرین رباب تلخ

۸۲	ردیف دال مہملہ	۱۱

پھیرنے چشم تکینگے مری جا میرے بعد	ولہ	خوب روئینگے مجھے اہل عزا میرے بعد
یار نے کھائی ہی سوگند جفا میرے بعد		تا نہ یاد آئے اُسے میری وفا میرے بعد
حسن ہی طرفہ کشاکش مین گران جانونکی		ہوئی محتاج فنا تیغ ادا میرے بعد
پھر نہ بیٹھا اصف پائین مین کوئی ذلت سے		بزم جانان مین ہی خالی مری جا میرے بعد
ہوئے عشاق نوازی کے وہ دل سے مصروف		ہائے مقبول ہوئی میری دعا میرے بعد
تھا جنون مجکو بڑھے رہتے تھے میرے ناخن		توڑ کر کھولینگے وہ بند قبا میرے بعد
دیدۂ تر کو نہ خاک ہوا رزان حسرت		اک نظر ہو گئی کرشمہ کی بہا میرے بعد
جیسے چلے سے کمان کرین جدا بعد از جنگ		چین وہ ابرو کج ہونگے جدا میرے بعد
دوش پر کھینچینگے وہ ہر اکے سبھی عزت سے		خاک پر لوٹیگی کیون لعف دفنا میرے بعد
گھر سے نکلا کرینگے عطر مین ڈوبے ہر صبح		تیری بن آویگی اے باد صبا میرے بعد

۸۳	کیون نہ خون روؤن شہیدی وہ برائے زینت میرے روضہ سے منگائینگے حنا میرے بعد	۹

شام سے ایسی خوشی دلین سمائی شب عید	ولہ	کہ اسے تا سحر نیند نہ آئی شب عید
اسمین معشوق خوشی کرتے ہین اسمین عاشق		وصل کی شب سے بھی عشرت مین آئی شب عید

[illegible]

۱۷

ولہ

۳۵

[illegible]

زال

۸۹ ردیف ذال معجمہ ۸

عاشق کو ہے زہر ترا بھی قند لذیذ
دشمن ہوں کے کام میں کیسے ہی شکر لذیذ
دشنام یار و بادہ کا ہے ایک ساغر [illegible]
عاشق کے یہ دونوں اہل ذوق کو ہوں [illegible] لذیذ
سب نعمتوں سے غم ہے زیادہ مگر لذیذ
[illegible] سلطان عشق [illegible] لذیذ
[illegible] سوز [illegible] حاصل ہو وصل دوست
[illegible] لذیذ
[illegible] مذاق عشق میں تو [illegible]
[illegible] میں [illegible] شہیدی [illegible] لذیذ
اس نقل کو بجائے وہ [illegible] لذیذ

ہر شرہ اس قحبہ کی ہے صورت نشتر سپید		زال دنیا کے تعشق میں ہے خلقت کو جنون

۱۱	عاشقی کی حرص پیری میں شہیدی ترک کر کیا سیہ چشموں کی صحبت ہو گیا جب سر سپید	۸۵

۸۶ ردیف را مہملہ ۱۰

دیوان شہیدی ۳۶

واللیل کی تفسیر ہوئی موئے محمدؐ	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	ہے سورۂ والشمس اگر روئے محمدؐ
سمجھا میں شب قدر ہے گیسوئے محمدؐ		جب روئے محمدؐ کی نظر آئی تجلی
ہے نیک اگر روئے صفت خوئے محمدؐ		کم ساتھ ہوا روئے نکو خوئے نکو کا
جبدن سے عیاں ہے رخ نیکوئے محمدؐ		ہے سرمۂ کوری میں نہاں دیدۂ بدبین
جب تک نظر آجائے نہ ابروئے محمدؐ		ماہ نو شوال سے عاشق کو نہیں عید
ظاہر میں تو نازک سے ہیں بازوئے محمدؐ		کس وضع اٹھائے ہوئے ہیں بار دو عالم
پر ہو نہ سکا سنگ ترازوئے محمدؐ		تھا بیش بہا حسن کے بازار میں یوسفؑ
ہر پھول کی بو میں ہے رچی بوئے محمدؐ		گلگشت گلستان میں پڑھو صل علیٰ تم
کعبہ کا شب و روز ہے منھ سوئے محمدؐ		کعبہ کی طرف منھ ہو نمازوں میں ہمارا
ہوں شیفتۂ قامت دلجوئے محمدؐ		ہر نخل بیابان عرب مجھکو ہے طوبیٰ

رضوان کے لئے لے چلوں سوغات شہیدی
گر ہاتھ لگے خار و خس کوئے محمدؐ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

٨٨	پا گرفتار ہون تا ہاتھ چڑھے آسکی زلف خواب مین آج شہیدی نظر آئی زنجیر	١٦

مجھے کھلوانے کہان لائی ہے تقدیر شکار
ولہ کرے صیاد کو جس دشت مین نخچیر شکار

بچکے نکلے ترے کوٹھے کے کبوتر سے عقاب
کرین شاہین کو ترے گھر کے عصافیر شکار

دل مین باقی نہ رہے گلشن جنت کی ہوس
گر ترے رنگ محل کی نبے تصویر شکار

نسر واقع کی طرح سکتے مین رہجاتے ہین
دشت مین دیکھلے رخ کی ترے تنویر شکار

نظر آئی وہ فرہ دل کی تپش رفع ہوئی
حرکت کر نہ سکے کھا کے تیرا تیر شکار

کوئی ہے بستۂ فتراک کوئی خستہ سہم
صیدگہ مین تری کیا رکھتا ہے توقیر شکار

رنگ تقسیدہ پہ لوٹے جو ترے وادی مین
نہ کبھی یاد کرے ساحت کشمیر شکار

نقرئی قبضہ و خنجر ہے طلائی قاتل
آئے تجھے حلق پہ ملکر مگر اکسیر شکار

ذوق جولانگہ دلدار مین اللہ اللہ
کعبہ سے نکلے مین پڑھتے ہوئے تکبیر شکار

یہ بھی اعجاز سمجھ میر شکار افگن کا
دل سے معروف دعا ہے تہ شمشیر شکار

بسملی کے مرنے کی کسکو ہے پرسش ورنہ
کرے حلقوم بریدہ سے بھی تقریر شکار

واقعہ یار کے میدان کا اگر خواب ہوا
صبح محشر نظر آجائیگی تعبیر شکار

دست و پا کو قلم اسواسطے قاتل نے کیا
نہ گلا کٹنے کی لذت کرے تحریر شکار

[illegible]

نیند آئی شب ہجر مین ترے گو آہ سرو سے	ٹھنڈی ہوائین چلتی رہین اپنے بام پر
تجھے جو مجکو وصل ہو اُسکو بھی وصل ہو	عاشق ہوئی ہے صبح مری تیری شام پر
برا رہا ہے آتش یاقوت پر دخان	لٹا ہے وہ مسی جو لب لعل فام پر
فوراً بچھڑ کے بچھڑ کے قفس پہ نہ اڑ سکے	سر کے ہوئے ترے تھے ہمارے تمام پر
دل مفت تجھکو لیتے نہین اور خوبرو	کندہ ہے یہ نگینہ مرا تیرے نام پر
در پیر شرابخانہ کے ہے اپنی یہ صدا	ہم دو جہان کو بیچتے ہین ایک جام پر
جانے کی اُسکے تیری مرا کیا تمام شہر	باندھی کمر سفر پہ ہے یا قتل عام پر
شکر سے طوطیون کو نہین عشق جسقدر	گل طینت محو ہین میرے کلام پر
ہین ہون بشر کلام بشر ہے مرا کلام	حاسد کو اعتراض ہے حق کے کلام پر
سینہ سے وہ جو کان ملاحت لپٹ گیا	کیا آپڑے تھے زخم جگر التیام پر

۹۱	اللہ ہے جو وصل شہیدی کو ہو نصیب عاشق ہوئے ہین اک بت ذی احتشام پر	۷

پہلو مین تڑپ دل کو ہے بسمل کے برابر	ولہ — بسمل بھی نہ تڑپیگا مرے دل کے برابر
ہے حال مرا مردمک چشم کے مانند	اس بات مین کچھ فرق نہین تل کے برابر
نکلا ہے شط الفت مین ہو کا کون سفینے	تختہ نہ لگا ایک بھی ساحل کے برابر

۹ [illegible]

۹۲ ولہ [illegible]

۹۴ ولہ [illegible]

۱۰ [illegible]

دولت دنیا کا منھ کالا وفا اس سے نہ ڈھونڈ | گم ہوئی خاتم تجھے تنہا سلیمان چھوڑ کر
دیدۂ عبرت سے گورستان کی جانب کر نگاہ | خاک پر سوتے ہیں کیا کیا قصر و ایوان چھوڑ کر
تو نے ای دل سینۂ پر داغ سے جنبش نہ کی | یار کی محفل میں گل پہونچا گلستان چھوڑ کر
ہجر و برداشت وصل کی صحبت سہل ہی | جب ہو کعبہ کے عازم کوے جانان چھوڑ کر
وصل کے کیا ایسے سامان ہیں کہ عاشق ہو چلیں | حسرت و درد و غم و اندوہ ہجران چھوڑ کر
میں وہ دیوانہ ہوں بعد مرگ بھی تا حشر روح | سیر جنت کو نہ نکلی کنج زندان چھوڑ کر
جامۂ صد چاک اور طوق گران زنجیر پا | ہم چلے دنیا سے کیا کیا کچھ نہ سامان چھوڑ کر
جوش وحشت گر یہ ای ناصح ہو مانع ختم کا | لوں گریبان میں ترا اپنا گریبان چھوڑ کر
مژدہ ای قاتل ہوا وہ نیم جان بسمل بھی سرد | جسکو تو آیا تھا خاک و خون میں غلطان چھوڑ کر
چار موج قلزم رنگ روان میں ہو اسیر | تیرے دیوانے کہاں جائیں بیابان چھوڑ کر
خود فروشی حسن کو لازم ہے یوسف سا عزیز | مصر کی بازار میں آیا ہے کنعان چھوڑ کر
پیشتر تازہ وضو کرنے لگا انگشت اپنی عاشق | تیر بے پیکان ابھی سے طفل نادان چھوڑ کر

۹۴ | کیا اٹھا لاشہ شہیدی رند کا جو شیخ عصر
نعرہ زن دوڑا اکھلا مسجد میں قرآن چھوڑ کر | ۱۱

گل کھائے عضو عضو تن درد مند پر | ولہ | قہرین لگین جنون کی مرے بند بند پر

۹۶

رات سوتا تھا جو وہ رشکِ قمر کوٹھے پر
جھانکتا روزنِ دیوار سے اٹھ چھوڑ دیا
غیر گھبرے ہی رہے زینہ کو میں جا پہونچا
قہر ہی صاحبِ عصمت کا وہ جھک کر چلنا
کوٹھے پہ یار بلاتا ہی نہ زینہ نہ کمند
اب کی گرمی نے کیا خلق کو یہ زیر و زبر
طور پر جب سے تجلی کا شنا آسنے ظہور
رشک کہتا ہی کہ آیا خط اغیار وہان
کیا بیان تجھسے کرون ہند کی آبادی کا
دیکھا ایک جبل پر جسے حیران تھا کلیم
ہر طرف سیکڑون خورشید و قمر جلوہ فروش

۱۲

ولہ
چاندنی چھٹکی رہی تا بسحر کوٹھے پر
یا کھڑے رہتے تھے تم دو دو پہر کوٹھے پر
پاؤن چھٹ روزن دیوار پہ دھر کوٹھے پر
پس دیوار کہ ہی تا بہ کمر کوٹھے پر
جی میں ہی پھینکدون میں کاٹ کے سر کوٹھے پر
دن کو تہ خانہ میں ہین شب اگر کوٹھے پر
جلوہ فرما نہین ہوتا ہی مگر کوٹھے پر
نظر آتا ہی کبوتر کا جو پر کوٹھے پر
برسون گر چاہین کرین سیر و سفر کوٹھے پر
شام کے وقت وہی نور ہی ہر کوٹھے پر
وہ اُدھر کوٹھے پہ اپنے یہ ادھر کوٹھے پر

۹۷	پردگی یار کا نظارہ شہیدی معلوم ہان چڑھے دیکھنے کو چاند اگر کوٹھے پر	۲۲

گر نہین ہی باغبان گلشن مین طغیان بہار
ہر گلِ خودرو کو ہی تشویش سامانِ بہار

ولہ
جام عمر بلبلان بھر دیگا طوفان بہار
انکے وحشی کا جنون شاید ہو مہمان بہار

استغفر ستوجب ایذا نہین باد خزان
پھر استقبال گل ملک عدم کو ہم چلے

آشیان ہم باغ مین لائے ہین یاران بہار
ہمصفیرون کو مبارک لطف عنوان بہار

وصل کی شب گریۂ عاشق مین ہے کچھ اور لطف
اے شہیدی خوشنما ہوتا ہے باران بہار

۹۸	ردیف زاے معجمہ	۷

ہے مسیحا ے اجل کو ترے بیمار سے ناز
ناز برداری رنجور ابد مشکل ہے
بنگیا یار کی تصویر سر اک نقش قدم
کیون نہ عشاق کو پہر لطف و کرم ہو پیدا
لن ترانی کی صدا کوہ پہ اتنک ہے بلند
اب ترے ناز بیجا کو بھی وہ سمجھا بیجا

ولہ

کسکو دنیا مین نہین اپنے طلبگار سے ناز
اٹھ سکینگے مرے کب تک کسی غمخوار سے ناز
کیا ٹپکتا ہے پر یوش تری رفتار سے ناز
ناز سے پیارا ہے خوشتر ترا اور پیار سے ناز
ان بتون کو ہے نہین طالب دیدار سے ناز
خط نمایان ہے مناسب نہین اغیار سے ناز

۹۹	کیون نہ جی بیچ کے خواہان شہیدی ہون ہزار ان کا ایک ایک ہے انمول خریدار سے ناز	۹

نہین ہے جرم کشی کا وہ ہوسناک ہنوز | ولہ | خون عشاق پہ ہے تیغ ستمناک ہنوز

۹

ولہ

۱۰۰

اہم

۱۰۳ ردیف سین مہملہ ۹

ہے ترسا عہد میں ہر گرمی بازار ہوس
عشق کو پھونک کے عاشق ہے خریدار ہوس
چشم سے ساقی پیمانہ و مخمور طمع
[illegible]

۱۰۱ ۹

گر ہوا میکدہ مسمار نہیں باک ہنوز	وله	شکر ہے بادہ کشان جوش میں ہے تاک ہنوز
گر مرا کوکب اقبال نہ چمکا تا حال		کیا گلہ آپ ہی گردش میں ہیں افلاک ہنوز
حشر گر میں ہوئی جنت مری خاطر شب باش		خوف عصیان سے ہوں پوش تہ خاک ہنوز
خط کے آنے سے نہیں یار کے ہم میں یاس		تیغ ابرو ہے سیہ چشم غضبناک ہنوز
جلوہ فرما مرے گھر تھا کبھی وہ رشک بہار		عطر پیراہن گل میں خس و خاشاک ہنوز
ہمنے دیکھا تھا اُسے آج سحر سپنے تھا		عطر میں ڈوبی ہوئی خواب کی پوشاک ہنوز
خنجر شوق شہادت نے مجھے قیمہ کیا		آزمائش پہ ہے آمادہ وہ سفاک ہنوز
خون مری لاش سے دھوتے ہیں غمزہ رہ کر		تیغ زن رن میں ترا غمزۂ چالاک ہنوز

۱۰۲	میرو مرزا کی طرح کی ہے شہیدی یہ غزل کہ دہن سے نہیں نکلا سخن پاک ہنوز	۹

جام جم بادۂ عشرت کو تہ خاک ہنوز	وله	میری قسمت ہے گرہ نجم میں ہیں تاک ہنوز
تیرہ دامن کی ہوا تھی مرے دل کی آتش		جبکہ ہستی میں نہ تھا آب نہ تھی خاک ہنوز
جسم بے پائے شہادت مرے جان زندہ ہے		دھو نہ شمشیر کو ای قاتل سفاک ہنوز
ننگ آتشکدہ مدت سے ہوں اصحاب حرم		بھیجتے ہیں مجھے تحفہ خس و خاشاک ہنوز
کھینچکر تیر مری لاش سے خرسند نہ ہو		دل میں رکھتا ہوں ترا غمزۂ بیباک ہنوز

[illegible]

۱۰۴ وله ۹

[illegible]

ترسے غمزہ کا ہون بریدہ سرِ بے جگہو مر قتل پہ	نہ کمر کو کس نہ کمر کو کس نہ کمر کو کس
مرا دل بہ رنگ حنا ہے خون ترے پانوون تک تجھے کیا کرون	نہیں سترس نہیں سترس نہیں سترس نہیں سترس
تجھے جب سے دیکھا ہوا ہے پری تجھ بِکیے نظارہ کی	نہ رہی ہوس نہ رہی ہوس نہ رہی ہوس نہ رہی ہوس
کوئی کاروان جو نکلگیا سو ہے تجھ تلین یہ بول اٹھا	وہ بجا جرس وہ بجا جرس وہ بجا جرس وہ بجا جرس

تو شہید ابر ہے کہ وہ شراب پیتے ہین جس جگہ
وہین جا برس وہین جا برس وہین جا برس وہین جا برس

۱۰۵ ردیف شین معجمہ ۱۳

خورشید مرے دل کی ہو گر اک شرر آتش	ولہ	ہر ذرہ ہو کانون ہین ہزاران سقر آتش
بے سوز محبت نہ مٹی دل کی سیاہی		آہن کو بنا دیتی ہے ہر رنگ زر آتش
اُس زلف مین رخ دیکھکے بیہوش ہوا دل		موسی کو شب تار مین آئی نظر آتش
گلزار محبت مین ہون مین اک شجر نار		بیخ و بنہ و شاخ و گل و برگ و بر آتش
تا عشق سے آگاہ ہون عاشق دل صد چاک		ایوا مرے گھر مین لگی بیخبر آتش
مجھ سے شب عشرت مرے گلشن کو ملا آب		خندان نہ کرے خار تن اپنا مگر آتش
داغون کو نفِ رشک مین ہے طرفہ طراوت		گرمی کے دنون جیسے ہو شاداب تر آتش
گر رزق کی مانگون مین دعا صبح کو بیٹھکے		سر پر کرے طباخ فلک طشت بھر آتش

دیکھکر بازار مین کھلائے گردیوانہ رقص
ای پری تیرا تماشائی رہے عمر دن ارم

گھر کو دیکھا مین آتش اک پری کے عشق مین
سیر سے حسرت دوست، کاگر ہو گزار ای پرین

مستی ہون بزم عشرت مین دو نگاہو کو ذل
تیری بزم عشق مین معشوق عاشق کا سطح

آرزومند نگاہ یار کو جوشش نشاط
کسقدر شائع ہے رسم عیش شہر حسن مین

جنبش پا منع ہے بزم جنون مین بے اصول

گھر مین پھر وصف حسن بنکر کرے فرزانہ رقص
ظلم ہے دیکھے تماشا شب کبھی مرد و پرانہ رقص
ذوق مہمانی مبارک مجکو صاحبخانہ رقص
نغمۂ ناقوس پر کرنے لگے بت خانہ رقص
اپنی مدہوشی کو بس ہے یار کا مستانہ رقص
شمع دکھلاتی ہے مشعل گر کرے پروانہ رقص
سجدہ ہے نقطہ مین خط کے صد کبوتر خانہ رقص
گو چھپائے زلف مین کرتا ہے پھر دانہ شانہ رقص
تال دے تالی ہو کرکے جیب کی دیوانہ رقص

۱۰۸	سودا اب تعلیم دے طاؤس زلف یار کو کرکے بزم گوش سے بیرون مرا افسانہ رقص	۹

ولہ

جوش مین ہر قطرۂ خون دل کو بیتابانہ رقص
شوق شغل لقب بازی طفل شوخ اشک کو
وہ پریوش بزم مین ساقی ہے لے کر کے جام
رقص مین ایسا سمایا ہے وہ شوخ نازنین

برق کو سکھلائے خرمن کا ہمارے دانہ رقص
چشم کے ہر گوشہ مین کرتا ہے آشنا یانہ رقص
نغمۂ حلق صراحی پر کرے پیمانہ رقص
جا سے کہتا ہے تیرا بنا کا شانہ رقص

۱۰۹ ردیف ضاد معجمہ ۱۰

زبان بتون کی ملائم ہو تو ... خوف
کہ سخت جانون کو ہو درد انتظار غرض

جو جیان کا نا ہین سے وصف ہوا غلط
کسی کی چشم کے ہو دھیان مین غبار غرض

نہ گرد راہ کو دامان برق مین ہو گذر
نہ گرد خاطر مضطر کرے غبار غرض

بچھائے دام ادا گر نہ حسن عشق فریب
ریاض جان کی نہ بلبل ہو نہ بہار غرض

نپٹ گلے نہین لپٹاؤ نگا گلے تجکو
کہ بیقراری دل سے ہے بیقرار غرض

غرض یہ ہے کہ اسی امر مین کرے تکرار
وہ پوچھتا ہے شہیدی سے بار بار غرض

111 ردیف طا رقم 9

بس واقفی ساصحیح ہو اور ما سوا غلط
ہے ابتدا سے دیر سے تا انتہا غلط

ولہ

آئے نہ اپنی فکر مین کچھ سے جہان
ہے نسخہ جدید سے سرتا بپا غلط

عاشق کا پاس گنجفہ بازی مین تو کرے
باور نہین مجھے غلط ای بیوفا غلط

مدت سے آرزو ہے ترے پیرہن کی بو
ای کاش ایک صبح کرے رد صبا غلط

سو طرح کی قسم سے سو کد کرین جسے
بے شبہہ جانین ہے وہ سخن آپکا غلط

کہتا ہے پڑھ کے نامہ عاشق کو وہ ظریف
انشا مین کچھ کلام نہین مدعا غلط

ہوتا جو ان کے خفیہ نویسون سے مطلع
لاتا نہ خط رسان خبر آشنا غلط

کیجیے وصف حرم یا کرۂ صندل دیر — چرخ دو پیشش ہین دو ایک ہی پیشانی جمع
کشتۂ خون ہو نہ کبھی روز تری محفل مین — اے تعجب سے تے ہین ایرانی و تورانی جمع
کیون نہ گھبراؤن مین زیر فلک نیلی رنگ — ایک زندان مین یہان کتنے ہین زندانی جمع

۲۹	دیکھتے دیکھتے اُن آئینہ رخسارون کو میری آنکھون مین شہیدی ہوئی حیرانی جمع	۱۱۴

ولہ

رونق محفل وہان گلہاے آتش رنگ و شمع — یان شرار اشک و برق آہ سے گل رنگ و شمع
میری بزم عیش کا سامان ہے ای جان جہان — بلبل بدبخت و گل پروانۂ بے ننگ و شمع
جان کر انگشت فندق بند جانان کا شہید — میری تربت پر چڑھاتے ہین گل دورنگ و شمع
کس کا دیوانہ ہون یارب کیون طفل پری — ڈھونڈھتا پھرتا ہے راتون مجھکو لیکر سنگ و شمع
کھولے آغوش تمنا ہون جہان مین تیرہ رو — تھا وہ گھر جسمین بنا نور ہین راتون سنگ و شمع
شیفتہ جب سے ہوا ک طفل بازی دوست کے — سو لیے پھرتے ہین بازار مین ہم چنگ و شمع
لے کے میرا استخوان جسدم اڑا کیتی تھی خلق — سیر کے قابل تماشا ہے ہما کا چنگ و شمع
دیکھ کر انبوہی اشجار و چشم غول کو — یاد کر لیتا ہون صحرا مین وہ بزم رنگ و شمع
زلف جانان اور تمنا ظلمت شب راہ دراز — نور سعی باطل و رہین شبل سست لنگ و شمع
عشق بازی کے مزے سے حسن بھی آگاہ ہے — سر کٹا دیتے ہین کیونکر طرۂ شبرنگ و شمع

ولہ ۱۰ ۱۱۷

ای شہیدی سیکڑون مضمون نظر آتے مجھے
شفق تھا شب ہمارا آئنہ فرہنگ وشمع

ردیف غین معجمہ

۱۱۵ — ۱۱

دل چاک چاک عشق مین ہو سینہ داغ داغ
اس چاک داغ سے ہو خیابان باغ داغ

کیون داغ کو نہو مرے دل کی قبا پسند
صحرا کے وحشتون سے ہے دل اور کلاغ داغ

چاک دل و جگر مین لبا جب سے سوز عشق
جلتی ہے آگ عشق سے اور ہین اجاغ داغ

فرقت مین تیری ساقیا غم کا ہون میہمان
میری شراب خون جگر ہے ایاغ داغ

ہوتے ہین لاکھ ناز رفیق شفیق کو
بیجا نہین ہو دل سے کرے گر دماغ داغ

ہین تیرہ دود زلف سے ای شمع تیرہ روز
میری شب سیہ سے فلک کا چراغ داغ

اپنا سبق ہمیشہ رہا عین و شین و قاف
تحصیل سے ہماری ہین اہل فراغ داغ

رہزن طریق شوق مین ہو خواہش لبیل
گر آتش طلب ہے زبان سراغ داغ

۱۱۶ — ۶

جان سوز تھا وصل شہیدی فراق سے
عاشق کی سیر گشت سے ہین باغ داغ داغ

حسرت سے عاشقون کو شراب اور ایاغ داغ
دل مین ہین ایسے شعلے کہ شعلہ ہو چلکے راکھ

ولہ

خوشبو سے اسکے بالون کی کھاتا ہو باغ داغ
سینہ مین ہین وہ داغ کہ ہو جس سے داغ داغ

ردیف الف ۱۱۸

عاشق ہجران میں ماہ و آفتاب میں فرق
وصل کے لطف اور عتاب میں فرق

بہت دل غرق ہو کر رہ گئے وان — مرے یوسف کا ہو چاہ ذقن صاف
چمن میں سبزۂ بیگانہ میں تھا — مرے آشفتہ ہوئی وہ انجمن صاف
طہارت گر صفا سے ظاہری ہو — زیادہ شیخ سے ہو برہمن صاف
کدورت دل کی آتی ہو زبان پر — کہے انسان نہ رنجش میں سخن صاف

اجارہ داغ کا دل پر شہیدی
رہیگا حشر تک میرا کفن صاف

۱۱۹	ردیف القاف	۱۴

ولہ

شب ہجر شفقت و عتاب میں فرق — دوست دشمن کے خود و خواب میں فرق
اشک غم اور اشک شادی اور — لعل و گوہر کی آب و تاب میں فرق
لذت نوش لب آئے جو مست — کرے نقل اور شراب میں فرق
مجکو تو ہے پسند تجھکو رقیب — میرے اور تیرے انتخاب میں فرق
گلشن دل کے عطر یہ قطرات — گریۂ تلخ اور گلاب میں فرق
سینہ پر سل دھری گئی پس مرگ — نہ ہوا دل کے اضطراب میں فرق
شق نور میں نہان ہو وہ رخ — اس سے اور ہو رہے نقاب میں فرق
کم ہو میری وفا سے تیری جفا — روز محشر نہ ہو حساب میں فرق

دیوان شہیدی ۴۸

۱۲۸ ولہ

ولہ

اُدھر ہے موسم گل اُنکا زیب داماں چاک
ادھر ہے جوش جنوں سے مرا گریباں چاک

مجھے بہار سے افزوں ہوئی ہے مستی حسن
بشکل گل ہے گریبان نازنیناں چاک

لگائے سبزۂ نورستہ مرہم زنگار
اس آرزو سے ہوا زخم چشم گریباں چاک

چمن کی پردہ دری کا ہے ذوق کسکو نسیم
کہ جیب گل میں بنایا ہے صد خیابان چاک

غرور حسن لڑکپن میں تھا یہ نام خدا
کہ آتے جاتے ہی مکتب میں کی گلستاں چاک

جنوں کی خیر زلیخا سنو کہ اپنا جیب
بجا ہے تو کیجے داماں ماہ کنعان چاک

تمہارے شانۂ مشکیں کو گر ضرورت ہو
دل شکستہ گیسو میں ہیں فراواں چاک

عدم میں تھا مجھے خورشید رو جنوں تیرا
کہ مثل صبح میں پیدا ہوا گریباں چاک

ملیگا ہاتھوں کو آرام اونکا پاؤں سے کام
کہ میری جیب سے آئی ہے گریباں چاک

کتاں منگا کے لگاؤں میں جیب میں شب ماہ
کہ دیتے ہیں مجھے دشت جنوں کو ناداں چاک

نہ فکر کر کے ہوں محتاج تیرے دیوانے
کہ آنکھ مرگ میں ہو سینہ و گریباں چاک

قبائے تنگ کا اس گل کے مجھسے حال نہ پوچھ
کرے کتاں کو نہ اس طرح ماہ تاباں چاک

وہ خال گل ہے ترے دو جسم میں چمن ہنگ
ہزار جان سے ہو پیرہن بتاں چاک

شگفتہ ابر سیہ میں ہو جیسے جلوۂ صبح
ہمارے دل کے رہے زیر داغ پنہاں چاک

ہمارے عشق کو تو اے جنوں نہ رسوا کر
کہ پیرہن کے سبب سینہ کے ہیں پنہاں چاک

ردیف کاف فارسی

۱۲۵ ولہ ۹

کلی انار کی رکھتا ہے آرسی پر کیا	ابھی کھلیگا ترا موسم جوانی رنگ
شب مراد کسی مضطرب کی تھی وہ شوخ	مسی کے بو دھنا کا ہے زعفرانی رنگ
تری بلا سے موے ہم تجھے تو شادی ہے	ہمارے سوگ مین پوشاک نوشہانی رنگ
ہرا بھرا رہے تیرا سہاگ لاکھ برس	دکھا ہمین بھی ذرا جوڑے پونکا دھانی رنگ
یقین ہے چاند کا دھوکا پڑیگا چہرہ پر	ہے آج اُسکے ڈوپٹہ کا آسمانی رنگ
ہر ایک رنگ مین بیرنگ کی ہے بو دہان	چڑھے نہ رنگرزون سے بغیر پانی رنگ

رفیق شاہ وگدا ہے شہیدی آخر کا
سپید کے نہین دنیا مین کوئی ثانی رنگ

۱۲۴ **ردیف لام** ۱۴

ولہ

ایک خوشبو رکھتے ہین اُس گل کے پیراہن کے پھول	پھول گلشن کے ہون یا کاڑھے ہوے سوسن کے پھول
ماہ مین خورشید کے پرتو سے آئی روشنی	تیرے عارض سے گل خورشید ہون چلون کے پھول
پھول نیلوفر کے گر رکھے وہ اپنے ہاتھ پر	معجز رنگ حنا سے بنتے ہین سوسن کے پھول
پھول لاتے ہین عبث زوار قبر قیس پر	خود بخود آ رہتے ہین آ کر وہان بن بن کے پھول
لالہ زار دل ہوا ہے اک پری کا سیرگاہ	دم مین دیوانہ ہو جو سونگھے تر گلشن کے پھول
ظالمون کے باج لیکر صرف زینت تو کرے	آب گر لاکے منہ پا دین تری چلون کے پھول

ردیف

محسود اک جہان ہین سخندانیون مین ہم
خواہان کام جان ہین تن آسانیون مین ہم
جانی نہ قدر کو رسوادان ہند نے
مسجد مین سجدہ خاک کرین دیکھتے مین ہم
اُس خود نما کا آئینہ خانہ تھا دو جہان
دیکھا کبھی نہ خار کی دامن کشی کا لطف
وان ہین نہین اُسنے پاؤن مین منت کی بیڑیان
کیا خشم کی نگاہ سے چھپنا خوشی کے دن
دو قسم آدمی ہین جفا کار و با وفا
افلاک کو بنفشہ کی ٹٹی بنائینگے
بے صرفہ خور ہین مثل دہاقین قحط سال
آب بقا خضر کو مبارک رہے ہمین
چھٹپن سے ہے مزاج مین پیچ وائے عاشقی
ناخواندگی سے کہتے ہین نامہ کے پیچ حرف

ولہ

پیدا ہوے نہ کس لئے دہقانیون مین ہم
تا زندگی رہینگے پشیمانیون مین ہم
بیچینگے اپنا سر متصفاہائیون مین ہم
صندل صنم پرستون کی پیشانیون مین ہم
مرنے کے بعد بھی رہے حیرانیون مین ہم
صحرا کی سیر کو گئے عریانیون مین ہم
یان قفس کترتے پھرتے تھے زندانیون مین ہم
اے کاش ہوتے عید کی قربانیون مین ہم
گر آدمون مین ہے تو ہین ثانیون مین ہم
سوز دروں سے ہین شرر افشانیون مین ہم
خوان بلا پہ عشق کی مہمانیون مین ہم
کافی ہے جام زہر کہ ہین فانیون مین ہم
کاکل صفت پڑے ہین پریشانیون مین ہم
یارب نہ کیون لکھے گئے پیشانیون مین ہم

۱۲۹ ولہ

لاکھ پردہ ہون اپنے پیکون کو نہین آزار ہم
خار ہین پروادی تصویر سے کہین خار ہم
دوستو گر ہم سے کج خلقی ہو اور کہنا ہی سیاق
فرقت جانان مین اپنی ہے ... ہین بیزار ہم
انتہائے عشق مین ہوتا ہی کافر ایک دن
تار تار جیب سے بوار تھین زنار ہم
جلد تن گر ہو وہ مین قاتل سے بچا دین ہاتھ کو
تیری ہی قسمت کہان بیکے لالئین اے سوفار ہم

۹

نقطہ پرکار وہ اور حلقہ پرکار ہم
طرفہ صحبت ہی پیا اغوش مین اور صاف الگ
دیکھو سے ناچار زیر سایہ دیوار ہم
اس گلی مین ... سے سرطاقت ... ہین ... عاشق بیدار ہم
... ... پاری ... ... پیدا ہم
... اپنا غیر سے گھر مین بنا سا

کیا وقت سحر حوصلہ باقی ہو دعا کا
جیبے کے دعا دیکھتے ہون روے سحر ہم

تو چاند سے بہتر ہی کہ رونق ترے منہ پہ
پاتے ہین فزون شام سی بھی وقت سحر ہم

بن ٹھن کے جو وہ رشک پری سامنے چیدم
کیون غش نہین آجائے نہ آخر ہین بشر ہم

دریانون کی شفقت سے رہائی نہین ہوتی
ہرسون ہین کسی دن اُسے پاتے ہین اگر ہم

ہر وضع کے انسان سے ملاقات ہی اُنکو
سب خلق مدارات کے قابل ہو مگر ہم

جانے کدھر آتشکدہ عشق سے اُڑکر
مانند سمندر کے اگر رکھتے بھی پر ہم

اے بیچین سے سو نا تہ افلاک ہمیشہ
اے اہل زمین مردہ ہو تمکو گئے مر ہم

۱۲۵ | دیکھتے ہین مگر بکھرے ہوے بال کسی کے
کچھ آج شہیدی کا عجب حال ہی درہم | ۱۰

ولہ

گفرقتی کے سوا کھتے نہین آزار ہم
یہ مرض چشم بتان کی طرح ہین بیمار ہم

شعلہ وہ لونکی ہی جنے عشق مین پروانہ کی
اپنی آتش مین جلے مانند موسیقار ہم

پھر فلک سے قطرہ باران کی جا برسے شرار
دل سے گر باہر نکالین آہ آتش بار ہم

طالع خفتہ مرے کہتے ہین شور حشر سے
چونک اٹھین عالم کے مرد پر نہ ہون بیدار ہم

سچ ہو دور افتادہ زار کی زیارت ہو خوش
اس گلی کے آنے والون مین ہی جو زوار ہم

دیکھنے پاتے تو صورت یار کی وقت وداع
شدت گریہ سے تھے پل مین سمندر پار ہم

دیوان شہیدی

۵۲

۱۲۰ ولہ

۱۱

[illegible]

ذ ہمارے جینے کی شادی تھی مرنے کی غمی
ہمکو تیرا منہ مبارک ہو بہت اے شک حور
وہ سپاہی زادہ بستر پہ بیمار پڑا رہے
ساتھ دیکھتا ہو کبھی کسی کا ہان مگر
بارہا محفل میں خوش طبعی سے خفت دیکھی
پیار کرلین چار دن ملجاے گر کم سن کوئی
ان ہون کیا ملا تیشے زیارت گاہ خلق

عالم امکان مین پیدا ہوکے ہین بیکار ہم
صبح محشر ہونگے تجکو دیکھکر بیدار ہم
تیغ مین رکھینگے سر تے وقت اے تلوار ہم
جی تصدق کرتے کو تم پہ سے ہین تیار ہم
خاطر نازک پہ ہین دیتے ہی اپنی بار ہم
ڈھونڈھتے ہین باغ عالم مین گل بےخار ہم
یون اگر ہوتے خدا کے عاشق دیدار ہم

131

ہم مین اپنے نہین آتا یہ رندانہ کلام
اے شہیدی عاشقانہ ہی سخن اشعار ہم

132

اسقدر ظالم نہین ہین قابل آزار ہم
اسلیے پردہ نشین کے ہین پس دیوار ہم
دیکھتے ہین عشق مین اپنی زندگی دشوار ہم
رو رہے ہین یہ جو منہ ڈھانکے سر لاش کے
برسون مین آیا ہو سینہ سے لپٹا ایکدم
اُسکے بستر کے اُٹھے پھولونکو تنہائی کی رات

ولہ
اپنے سے دشمن ہوی آخر کبھی تھے یار ہم
چوڑیون کی گی شیشے مین کبھی جھنکار ہم
جانتے ایسا تو کیون کرتے کسی کو پیار ہم
زندگی مین تھے انھین کے طالب دیدار ہم
آج تو اے رنگ گل دل کے نکالین خار ہم
رکھ کے چھاتی کے تلے کرتے ہین کیا پیار ہم

133 ردیف نون 11

داغ سامان شب ہے مفلسوں کو ہے عبث
جشن منعم کا تماشا صبحدم دیکھا کریں

کہتے ہیں وہ دیکھنا ہمکو بہت اچھا نہیں
اُنسے کہدو آپ بھی آئینہ کم دیکھا کریں

ق
پوچھنا کیا ہے اگر تم ہمکو پاؤ کیا کرو
روز و شب تصویر تیری ای صنم دیکھا کریں

آپ تا بیچ سے روشن ہر رہے دنگو نگاہ
رات بھر زلف سیہ کا پیچ و خم دیکھا کریں

ق
طرفہ صحبت ہو ہماری شکل سے بیزار تم
اپنی یہ خواہش تمھیں ہم دمبدم دیکھا کریں

کاش بھر دے کوئی وہ جادو کا کاجل آنکھ میں
جس سے ہمکو تم نہ دیکھو تمکو ہم دیکھا کریں

۱۳۴
ای شہیدی نام پھر چھپ جائے ہیں ہوتے کلیجے کا نہ لیں
وہ اگر اپنے شہیدی کے علم دیکھا کریں
۶۴

ولہ
بے یار جشن بزم محرم سے کم نہیں
ساغر کا دور حلقہ ماتم سے کم نہیں

جنت شگفتہ نہر روان عمر گرم ناز
اس بن مجھے عذاب جہنم سے کم نہیں

زہر آب میں بجھی ہوئی شمشیر اصفہان
ابرو کے زخم خوردہ کو مرہم سے کم نہیں

جو دیکھتے ہیں پاک نظر سے جمال دوست
اُن کی نگاہ رشتہ مریم سے کم نہیں

گر ہے طواف کعبۂ دل میں وضو بھی شرط
چشم پر آب چشمہ زمزم سے کم نہیں

گو ایک بھی نہ اشک ندامت ہوا قبول
رونے میں کچھ میں حضرت آدم سے کم نہیں

مژگان یار کی نگہ ناز کا خرام
اہل نظر کو سیر دو عالم سے کم نہیں

گر دیکھئے بغور تو چاہت میں آج کل
ہم اُن سے کم نہیں ہیں نہ وہ ہم سے کم نہیں
نازیست اپنی اُن کے نہ غم سے ہے کم نہیں
ہونا دواس اپنے ... اُن کا ایک دم
اس بیوفا کا قول و قسم دم سے کم نہیں
میں آزما چکا ہوں نہ کھانا کوئی فریب
عاشق کی اپنی چاہ و ستم سے کم نہیں
پروانہ شمع سے بھی زیادہ ہو روشناس
بلبل کا اشک قطرۂ شبنم سے کم نہیں
رونق چمن کی ہے فقط آب و رنگ گل

ہیں دولت سخن کا شہیدی امیر ہوں
دیوان مرا صاحب ہمدم سے کم نہیں

۱۳۵
ولہ
۱۳
ہم ہیں اکسیر بھرا سا پیر مغان رکھتے ہیں
چاہتے ہیں جسے تا زیست جوان رکھتے ہیں

صید کر لیتے ہین کیونکر دل عاشق اطفال
تیر بن بہال کا بے چلہ کمان رکھتے ہین

ذوق پرواز ہو کیا طوطی خط کے مانند
آشیان باغ مین ہم فصل خزان رکھتے ہین

۱۳۶ — اس غزل پر بھی شہیدی کوئی منصف نہوا
آہ کیا بغض و حسد اہل جہان رکھتے ہین — ۷

اُسکی تصویر شب و روز رہی سینہ مین
ولہ — عکس زائل نہوا آکے اُس آئینہ مین

جو حقیقت کی سنگھا دے مجھے کیونکر نہ مجاز
بام کی کچھ تو ہوا آہی رہی زینہ مین

دہن یار کی ہین یاد مین ہون شیرین کام
وہی پستہ وہی شکر مرے لوزینہ مین

ناخن غم کو حصول آہ جگر کاوی سے
نہین جز مار سیہ کچھ مرے گنجینہ مین

آہ کی دیر ہے جل جائینگے دونون عالم
اُسی آتش سے بھری ہے جو مرے سینہ مین

رحم کر آٹھ پہر مجکو نہ ترسا ساقی
کہتے ہین شنبے کی ساعت بھی ہے آدینہ مین

۱۳۷ — گر قیاس اُس کی محبت مین مزا کیا ہوگا
سو حلاوت ہین شہیدی کے مجھے کینہ مین — ۱۶

وہ اس طرف جو آنکھ اُٹھا دیکھتا نہین
ولہ — مین اپنی زندگی بجا دیکھتا نہین

سجدہ سے سر کو مین نہ اٹھاؤنگا اے کریم
جب تک کسی کی نقش پا دیکھتا نہین

ناصح دکھائیو مجھے پھر وعظ کی کتاب
ان روزون اپنے ہوش بجا دیکھتا نہین

[illegible]

ولہ

[illegible]

ہو یار میں اور غیر سے رو میں بھی یہ رب
جو بات کہ ثابت میں ہوئی اور زحل میں

بد ذائقہ معلوم ہوا میوۂ جنت
کیا طرفہ مزا انتقا تری شمشیر کے پھل میں

ہوا ہے چالیس شب و روز میں طوفان
عالم کو بہا سکتی ہیں آنکھیں مری پل میں

عشاق کو ہو وحشت از دو سے بڑا شوق
بیٹھے ہیں تم عیش کرو رنگ محل میں

قاتل کوئی زخم اور بھی پیشہ عطا ہو
باقی ہے اگر کچھ بھی طمع بازو شل میں

اشکوں سے مرے پیکر فنا کی کوئی ہے
سرتا بقدم فرق ہے روح و عمل میں

کیا کیا نہ مرے عیسی بھی ہوتے ہیں ٹھانے
آئینہ کی نسبت ہے مرا عہد ازل میں

۱۲۹	گر لکھیے فقط آپ سے تشکرت کے ہوں حرف کیا رنگ ہے واللہ شہیدی کی غزل میں	ے

ولہ

روز و شب یاد تری یار کیا کرتے ہیں
سبق عشق کی تکرار کیا کرتے ہیں

شیخ خلوت میں مریدوں کو سے جو تلقین
رند چرچا سر بازار کیا کرتے ہیں

ملتفت گو نہ ہو ظاہر میں حیا کے باعث
تہ دل سے وہ مجھے پیار کیا کرتے ہیں

عشق میں دیتے ہیں اس شخص کو عزت آخر
خوب سا پہلے جسے خوار کیا کرتے ہیں

کسے یہ ممکن ہے کہ وہ شوخ نہ سنتا ہو گا
ہم جو نالہ پس دیوار کیا کرتے ہیں

پہلے دل عشق میں ضائع کریں جو اپنی جان
اسمیں عشاق کو مختار کیا کرتے ہیں

۱۱

ولہ ۱۳۱

[illegible]

تختۂ خاک ہے زیر دہن مار سے سبز | عشق کے دشت شرربار میں پانی نہیں
جب نہ مطلب کے اُٹھے حرف وہ نادان سمجھا | خط طولانی عاشق ہے وہ مکتوب نہیں

۱۴۲ نزع کے وقت شہیدی سے جو خواہش پوچھی
کیا ہی حسرت سے کہا کچھ مجھے مرغوب نہیں ۱۴۵

خوشبوے پان سے درد ملا قند ناب میں | ولہ گھولا مسی نے نشۂ شفق کو شراب میں
بیدار ہو یہ فتنہ خدا جانے کیا کرے | آشوب جان حشر تری چشم خواب میں
پیغام وصل تو نہیں لکھا کہ سوچ ہو | کیوں دیر اسقدر ہے مرے خط کے جواب میں
کاش آئے ناگہان مرے سر پر وہ تند خو | سرزد ہو مجھسے لاکھ خطا اضطراب میں
فانوس میں قدم نہ دھر مخفی نہیں شمع | آگے ترے جمال کے شعلہ حجاب میں
پردے سے میری چشم کے باہر چھپے نہ اشک | دریا کی پوٹ باندھ سکیں گر حباب میں
اُس مہر حسن کا ہے جلوخانہ دل مرا | دوڑیں عزیز مصر سے جسکی رکاب میں
کچھ طرفہ تر ہے آب و ہوا باغ حسن کی | وان دن کو شبنمی ہو چمن آفتاب میں
بسمل شتہ کو ہوئی تسکین نصیب جھوٹ | کشتہ خاک ہو گئے رہا اضطراب میں
قدرت خدا کی ہے وہ بت سنگدل مجھے | تصویر اپنی بھیجدے خط کے جواب میں
حیران تری بدن کی صفا کا ہوں وقت غسل | چھپ جائے شکل آئینہ طبطاب آب میں

ولہ

۱۴۳

۱۰

۵۷

ولہ ۱۴۶ ۱۱

[illegible]

[illegible]

۱۰ ۱۴۴

عاشقون پر اسقدر ظلم و ستم اچھا نہین
ضد سے کر سکتے ہین ظالم لاکھ جا تیری نشست
ایک خاموشی سے سو عزت ہوبت کی دیر مین
دیکھکر مجکو چراغ صبحدم بولی قضا
آئیگی زندان پہ کیا آفت کہ مجکو دیکھکر
کی ہی وحشت کیے دو دن ہمنے اک عالم کی سیر
رفتہ رفتہ راہ و رسم دوستی کم ہو تو خوب
گر بٹھاؤن پیار سے پاس اپنے کہتا ہی وہ شوخ
آنکی آمد شد جوان روز و ن ہی میرے پاس تک

ولہ دیکھ اے ظالم کہے دیتے ہین ہم اچھا نہین
بیٹھ جا پاس اپنے اکدم ہمسے رم اچھا نہین
ہر کسی سے بات کرنا اے صنم اچھا نہین
حق مین اس بیمار کے عیسیٰ کا دم اچھا نہین
سب اسیرون نے کہا اسکا قدم اچھا نہین
یار کے کوچہ سے کچھ باغ ارم اچھا نہین
ترک کرنی خط کتابت یک قلم اچھا نہین
میرے حق مین آپکا لطف و کرم اچھا نہین
کوئی تو کہتا ہی رہنا گھر مین کم اچھا نہین

۱۴۵
رحم آتا ہے مجھے اس نوجوانی پر تری
اے شہیدی رات دن کا رنج و غم اچھا نہین
۱۳

بس تجھی پر ہے نگہ اسکی پری خانے مین
زلفین چھونے نہین دیتا ہے تو وہ ڈال ہین

ولہ اسقدر ہوش ابھی ہین تیرے دیوانے مین
بال دو چار جو ٹوٹے ہوئے ہین شانے مین

۱۴۶
میری میت سے یہ نفرت ہے کہ ہر اک سے آپ
پوچھتے ہین کہو کیا دیر ہے لے جانے مین

۱۸ ولہ

[illegible]

[illegible]

سامنے میرے نہ غیرون سے ملاتا آنکھین
کچھ بھی اس شوخ کے ہوتی جو حیا آنکھون مین

خون اگر روؤن کہون پاے نگارین کرکے
ملے آنکھون کہ ہے رنگ حنا آنکھون مین

ایک شب دیکھکے اُس شوخ کی کور قاص
آج تک پھرتی ہے وہ جنبش پا آنکھون مین

رشک گلنار مری آنکھون کو کہتا ہے مدام
بسکہ اک شاہد گلرنگ قبا آنکھون مین

اللہ دیکھکے مشاطہ سے کہتا ہے وہ شوخ
چشم بد دور غضب سرمہ کھلا آنکھون مین

کیا ملاحت رخ جانان مین ہے اللہ اللہ
آگیا جسکے تصور سے مزا آنکھون مین

ہمنے دیکھی ہے تری آنکھون کے ڈورونکی بہار
کیا رگ گل کو ہے یان نشو و نما آنکھون مین

مردم دیدہ کو ہے خلعت زر کی خواہش
جلوہ فرما ہے تو اے مہر لقا آنکھون مین

سات پردون مین اگر چھپتے ہے شوق تجھے
یہ بھی اک منظر پاکیزہ ہے آ آنکھون مین

دل خون گشتہ مرا انکو نہایت ہے عزیز
سینہ چاک ہوا ہے اُسی جا آنکھون مین

حق نے اسواسطے آنکھون مین بنایا ہے پردے
جوش گریہ مین تو نے اشک چھپا آنکھون مین

۱۴۸	ایک عشوہ مین کیا اُس نے شہیدی کو شہید خنجر و تیغ ہی بھر رکھے تھے کیا آنکھون مین	۱۶

ولہ

ہے برق تجلی سے تری زر مین گلستان
زرریزی رخسار سے زیور مین گلستان

گر برق زر افشان ہے تو باران گہرافشان
چل سیر کو دیکھین زر و گوہر مین گلستان

دیوان ... ۵۹

۱۴۹ ردیف واو ۱۱

۱۵۱ ولہ

[illegible]

۱۱

[illegible]

حسرت کشون کا اوہی درجہ ہی عشق مین	پر دہ نہ آپسا نہ سمجھ کو پکن کو تو
بیٹھے ہین سج بنائے ہوے اور بھی حسین	پیارا لگے ہے کس لئے سب انجمن کو تو
جاتا ہی میرے بوسے کا نادان کوئی اثر	سو بار دھو گلاب سے اپنے دہن کو تو
کھاز ہر گرکنو ین مین چُھری پھیر حلق پر	زنہار دل نہ دے کسی پیمان شکن کو تو
جاتا ہی اُس کشتہ عاشق کے گھر مجھے	ہمدم لپیٹ دے مرے سر سے کفن کو تو
تعظیم سب دھری رہیگی آہوے حرم	جبدن نظر پڑا مرے ناوک فگن کو تو
کلیان چلین چلین مرے خرمنے کی کہین	ای سوز دل نہ داغ لگا نا کفن کو تو

۱۷۰	سرو یر مین چڑھا نہ شہیدی مآل کار کہتے تھے ہم نہ چاہ بت تیغ زن کو تو	۱۱

ولہ

شاہدی ہی کم شعور اس سیمتن کے روبرو	قیس افلاطون مرے دیوانہ پن کے روبرو
گھاس ریشم کے مقابل اس سے بھی کم قدر تو	سنبل باغ آسکی زلف پرشکن کے روبرو
ایک ٹن مین لاکھ تقریر مسلسل کا جواب	کیا کہون احوال دل اُس کم سخن کے روبرو
چوکڑی بھولین ابھی صیاد گر اس چشم کا	ذکر چھڑے تو غزالان ختن کے روبرو
وصف مین اُسکی صباحت کے بین جب ہوتا ہون غرق	پھول رکھ لیتا ہون یاسمن کے روبرو
تونے ای گلچین اجازت باغبان سے لی ہزار	توڑنے تھے یون نہ گل مرغ چمن کے روبرو

[illegible]

ای شہیدی لذت دنیا اگر فانی نہو

۸ ولہ یارب ۱۵۲

۱۵۲ ولہ ۹

[illegible]

یارب شتاب روز مرا ہجر شام ہو	ولہ	ابتر ہے کار عشق کسی ڈھب تمام ہو
اُس طائر زبون کی افسوس زندگی		جو لائق چمن ہو مقر اُسکا دام ہو
بزم نشاط یار مین ہو اذن بار عام		تا فرط رشک سے نہ کوئی شاد کام ہو
ساقی بقدر ظرف عنایت ہو مجکو مے		گر کچھ نہ بیشتر ہو برابر تو جام ہو
ہم رندون مین ہے ذکر سفالہ خام کا		اہل ورع مین ذکر حلال و حرام ہو
کیون اسقدر کلام رقیبان ہے دلخراش		خاصیت زبان سگان لئام ہو

۱۵۳	جب تک نبھی نبھی نہین راہ اپنے گھر کی لی عاشق کسی کے ہو کہ شہیدی غلام ہو	۹

سر سے قدم پہ اُٹھا ہاتھ جو انگڑائی کو	ولہ	منتشر اُس نے کیا مصرعہ رعنائی کو
کاٹ کر حلق سر شام فراغت پائی		ہنسے اک لحظہ مین کاٹا شب تنہائی کو
دیکھے ہم مردہ دلون کو قدح آب بقا		زندہ ساقی نے کیا رسم مسیحائی کو
بے خبرا نہیے تغافل کی اگر سمجھے قدر		آفرین تو بھی کہے میری شکیبائی کو
نہ مرے قتل مین سے بغیر سیہ روسے صلاح		داغ لگتا ہے ستمگر تری خودرائی کو
سہم کر دشت سے شہر کی رخ سیدھی راہ		ہو نظر دیکھے جو مجنون ترے سودائی کو
اپنے شہرہ کا سبب گر نہ سمجھتا دشمن		دوست کس واسطے رکھتا مری رسوائی کو

[illegible]

۱۵۵ ولہ ۹

[illegible]

۱۵۸ [illegible]

ولہ

۱۶ [illegible]

بوسہ زن یوں لب کے تھے کہ ساغر ہو گا وہ نی
شب جو بوسے پیہم اُسکے لب کے ہم لینے لگے
بولے وہ جھنجلا کے کرنا غم کہ ہوا تھا آپ کا

تھے حریف بزم عشرت تشنے شربت کے دو
ق کہکے یوں یہ اب کے دو بیٹھے دو یہ جیتے دو
اے کمیں ان کے دو کس ا بتکے دو کیجے دو

۱۵۶	لکھ شہیدی دوسرا مطلع بدل کر قافیہ بھیجے ہیں ریختے اُس شوخ کو اس ڈھب کے دو	۷

کیوں ہے بیس لبوں ابھی سے دیکے بوسے گن کے دو
آپنے جو چار بوسے کی قسم کھائی ہے کل
دو پہر کی بوسہ بازی میں یہ گنا انکا ہے
یوں ہی سینے سے لگا کر بوسے لیتا ہوں میں
ایک بوسہ گر سبی مالیدہ لب سے لگتے
ہاتھ دیوانے کی مزدوری نہیں دیتے اور کو

ولہ

کوسہی لبوں میں بادہ وہ تو وفا دیں کے دو
آج لونگا میں مقرر دیکے دو یا ہنس کے دو
دھو بیٹھا ہے کھانی ہے جی چھوڑ کے دشمن کے دو
شوق سے بند قبا میں تم گرہ کس کس کے دو
بے گنہگاری میں طاقت ہو سینے طلس کے دو
مجکو بھی بوسے اس جھکانے پر نس نس کے دو

۱۵۷	دام میں لاکر شہیدی چھوڑتا ہے اب کہیں آج تو دس بیس خاطر خواہ بوسے ہنس کے دو	۷

ایسا کسی کا عشق خدا خوش اثر نہو
اے وائے جلوہ گر ہو سر گھر وہ بے نقاب

ولہ

جان کھوؤں میں فراق میں بت بے خبر نہو
اُس دم کہ چشم شوق کھلی ہو نظر نہو

۱۷ [illegible]

ولہ

۱۵۹ [illegible]

لکھون خط کس نوع قصہ عدو کا ہی یہ عالم
اگر عاشق کبھو نت پاے اُسکو شوق نامہ ہن

ملایا غیر مذہب اپنے کو کب اپنے مذہب مین
مسلمان اس برہمن زادہ پر تا حق نہ بیدین ہو

وہ ہی موجود کس سے استعانت کا ہون منت کش
سنو میری دعا مقبول گر مقبول آمین ہو

ہماری جانفشانی کی سزا ابھی بیوفائی ہی
اگر مین غیرت فرہاد ہون تم رشک شیرین ہو

طپان ہی خاک خون مین کشتہ اُس دست نگارین کا
کہو رضوان سے جا کر گلشن جنت کی تزئین ہو

ہوس ہی روشنی کی عرش سے قندیل کو اک شب
ضیا بخش دو عالم اُٹھ کے شمع خانہ آمین ہو

نزاکت سے نزاکت مین بیان جان نزاکت ہے
گل نسرین مین ہو رنگ آشکارا جو نسرین ہو

کھلے ہین کسقدر مرغوب گل گلزار جانان مین
ہوس نظارہ کو ہی تیجہ مژگان سے گلچین ہو

سمائی ہی یہ عشرت اُس گل خندان کی خاطر مین
جہان مر کیون نجا اُسکی خاطر بیرنگین ہو

ادھر آج اعتقاد پاک سے ہی محتسب آیا
جناب حضرت پیرمغان کچھ اُسکو تلقین ہو

یون ہی ہی طول تیرا اگر شب تنہائی عاشق
تعجب کچھ نہین شام ابد گر صبح تخمین ہو

لکھی ہی وصف مین اُسکی کمر کے گر غزل تم نے
شہیدی برق کا بھی مصرعہ برجستہ تضمین ہو

۳۲	ردیف الہا	۱۶۰

کم نہین خورشید خاور سے چھپن مین آئنہ
دل
ہی رخ رخشان کے پرتو سے کرن مین آئنہ

آپ صاف مہر سے لیتے ہین کام اپنا نکال
کم مروج ہی جوانانِ چمن مین آئنہ

سیر کرنے جو گئے ہین بارہا بھول آئے ہین
کیتکی مین آرسی اور یاسمن مین آئنہ

لب تمہارے تمکو پیارے دل مرا مجکو عزیز
گر حلب مین لعل مہنگا ہی یمن مین آئنہ

تو نے کیا آتش لگائی ہی درختِ سبز مین
شعلہ رو لٹکا کے شاخ نارون مین آئنہ

شام اُس خورشید رو نے صبح کی ہی اہلِ بزم
شمع کی جا اب لگالاؤ لگن مین آئنہ

نیک کو نیک اور بد کو بد نظر آتا ہی صاف
فکر روشن سے جڑا مین نے سخن مین آئنہ

اپنے گھر بیٹھے چمن کی سیر کر لیتا ہی وہ
رکھ کے زانو پر بہارستان مین آئنہ

خط سبز اُسکا قریبِ لعل لب طوطی ہے گر
عارض رخشان ہی زلف پر شکن مین آئنہ

دیکھتے ہی صاف صورت موت کی آئی نظر
تھا ترے مایوس کے داغ کفن مین آئنہ

اُس گل شاداب نے بھی کھو دیے ہین بند قبا
ہو مقابل گر صفا رکھتا ہو تن مین آئنہ

یار کو میرے چھڑا یا مجھسے اس کافر نے آہ
کم نہین ہاروت جادو کے فن مین آئنہ

عاشقونکا خون نت چڑھتا حشر تک سر سے گر
کاش رکھدیتے سکندر کے کفن مین آئنہ

١٦١	لیکے دو دل عاشق و معشوق کو کرتے ہین کیا ای شہیدی ایک بس دو لہا دلہن مین آئنہ	٧

تیلاؤ کیا لگا بت بیداد گر کے ہاتھ
ناحق قلم کئے جو مرے نامہ بر کے ہاتھ

۱۶۳	۱۰
نکلا کیے وہ چہرے کو چمکا کے ہمیشہ	وہ رہ گیے حیرت زدہ للچا کے ہمیشہ
پیوند زمین کرکے اعزا مرے بولے	اب سوؤ یہاں پاؤں کو پھیلا کے ہمیشہ
آباد ہے وحشت دل جسکی بدولت	سیاح رہے مت نئے صحرا کے ہمیشہ
اک عمر سے صحبت ہو رہے ہیں جب آن سے	سر نیچے کیے تکتے ہیں شرما کے ہمیشہ
قسمت میں ہی کیا نخل تمنا کے الٰہی	پھل آسکے ملے خاک میں گدرا کے ہمیشہ
گم گشتہ الفت کے ہوں آرام کا قائل	سائے میں رہا شہپر عنقا کے ہمیشہ
تاراج کیا تیل نکویان ہے مرا دل	طرفہ ہے اسی گھر میں پڑے ڈاکے ہمیشہ
چھاتی پہ دھری لقتہ زمین شت طلب کی	عشاق گیے سائے میں طوبا کے ہمیشہ
ان انکھوں نے کیا کیا نہ ہمین سیر دکھائی	گھر بیٹھے سفر میں رہے دنیا کے ہمیشہ

۱۶۴	احباب سے دیکھی نہ وفا ہمنے شہیدی شرمندہ رہے شفقت اعدا کے ہمیشہ	۷

	ولہ	
لڑتی تھی گرچہ بزم میں دو چار کی نگاہ	قد	چھپ چھپ کے ہمپہ پڑتی رہی یار کی نگاہ
جسوقت اپنی بزم سے تونے اٹھا دیا		ہر ایک سمت تکتی ترے بیمار کی نگاہ
مقتل میں جسطرح سے شفاعت کیواسطے		پھرتی ہزار سو ہے گنہگار کی نگاہ
نکان جہان میں گو ہر یکتا تھا میں بڑا		ٹھہری نہ مجھپہ ہیے خریدار کی نگاہ

۱۵ ولہ ۱۶۵

۶۵ ردیف ہائے ہوز

اُس پری سے گو شہیدی کو ہوا پیوند وصل
سا تنگ ہی زر بفت کا دلق گدا پر حاشیہ

۱۶۶	ردیف یاے تحتانیہ	۱۴

ولہ

نہان وہ شوخ پریرو دل فگار مین ہی — مقام حور کا فردوس کے اثار مین ہی
شہید ناوک حسرت ہو راہ یار مین ہی — مراد کچھ ہو دو عالم اُسی شکار مین ہی
سیاہ پوش ہی آیا نظر اُٹھا جو ابر — ہنوز ماتم فرہاد کوہسار مین ہی
گرا کنار مین جو اشک خون مژہ سے گرا — ہزار شکر مرا دل مری کنار مین ہی
ہوئی ہی شہر مین یہ شائع اُسکی آمد و رفت — کہ جب سے وعدہ نہین وہ بھی انتظار مین ہی
پس وفات گلی کس کی محجو یاد آئی — کھلی بہشت کی کھڑکی مرے مزار مین ہی
کہا نہون مین جو مین نے سُنا وہ جھوٹ نہین — ہمین ہین ایک جہان اُسی کے بار مین ہی
ہوکین خرد بدن اُسکے زیور و پوشاک — سدا وہ سرو گل اندام برگ و بار مین ہی
زوال خط سے نہین حسن رو کجا تان کو — کہ آفتاب ہی نقص سے غبار مین ہی
ہمیشہ ہجر مین اُس گل کے مین رہا درنہ — کبھی خزان مین ہی بلبل کبھی بہار مین ہی
کسی کے دست حنا بستہ پر پڑی تھی نگاہ — حسد سے آگ لگی پنجہ چنار مین ہی
جو کچھ بساط مین تھا پہلے داؤ دے بیٹھے — نہ پوچھو طرفہ مزا عشق کے قمار مین ہی

بہار میں جو ای گلعذار تجھ میں ہے آج
نہ گل میں ہے نہ کسی اور گلعذار میں ہے

عبث نہ سمجھیو تم یہ نمود سرخی کی
نشان آبلۂ قیس نوک خار میں ہے

نگاہ کر کف ساقی میں گردن مینا
کہ سرخ پھول کھلا سبز شاخسار میں ہے

فراق یار میں چندان نہیں ہوں میں مجبور
ہر آن مرگ ہی میرے اختیار میں ہے

کروگے یاد مرا داڑھیں مار کر رونا
کہاں یہ جوش و خروش ابر نو بہار میں ہے

پلٹ گیا وہ پری نیم راہ سے سو بار
عجب اثر دل وحشی کے اضطرار میں ہے

نہو تو نغمۂ مرغان باغ کا مشتاق
فغان و شور جو مجھ میں وہی ہزار میں ہے

فراغ لالہ و سنبل کی سیر سے ہے مجھے
کہ دل اسیر کسی زلف تابدار میں ہے

ہمارے سجدہ کی خاطر بنائی ہے محراب
نشان قدم کا نہیں تیرے رہگذار میں ہے

مدام جیت کو ہم ہار سمجھے ہار کو جیت
کہ وہ حریف دغل پیشہ خود قمار میں ہے

نگاہ غور سے پروانہ کی حقیقت دیکھ
طفیل عشق کے جانبازوں کے شمار میں ہے

صفت شمع مجھے ہو پان خوردہ اسکے دندان کی
یہ آب و تاب کہاں دانۂ انار میں ہے

۱۶۹	ہنر دکھایئے میدان طرز رنگین میں عنان اشہب فکر اپنے اختیار میں ہے	۱۴

تپ فراق میں تن جان خیال یار میں ہے | ولہ | بہشت میں ہے مری روح جسم نار میں ہے

دلہ ۱۶۲ ۱۹

[illegible]

بات نہ مجھے کرو پرے دور سے		شکل تو دکھلاؤ خدارا مجھے
تیرے گاؤں کا میں ثناخوان رہا		ذبح نہ کرو چمن آرا مجھے
جب مری رندی ہے کہ بھجوا دے تو		شیشۂ مے شاہ سپارا مجھے

۱۷۱	عشق میں سب سے ہی شہیدی دو چند خلق کو آدھا گنو سارا مجھے	۹

دلہ

تنہا نہ خوار اہل زمین تیرے واسطے — افلاک بھی ہیں خاک نشین تیرے واسطے
دن کو جلائے مہر تو شب کو ستائے ماہ — کس کس کو مجھسے لاگ نہیں تیرے واسطے
لازم ہے یار تجھکو مری بیکسی پہ رحم — عالم ہوا ہے برسر کین تیرے واسطے
دشمن کے طنز دست کے پند آسمان کے جور — کیا کیا مصیبتیں نہ سہیں تیرے واسطے
ہوں جیتے جی عذاب جہنم کا میں اسیر — دنیا کی فکر نے غم دین تیرے واسطے
طالب اپنے اپنے ہوں مطلوب سے بہم — ہیں نامراد ایک ہمیں تیرے واسطے
کیا حرف شکوہ منہ سے نکالیں دم اخیر — لب پر ہے اپنی جان حزین تیرے واسطے
پاس جا لیے ہوئے بیٹھا رہا اپنے گھر — ہم ہو چکے ہیں مرگ قرین تیرے واسطے

مژدہ سناؤں تجھکو شہیدی قلق نہ کر
مضطر ہے یار پردہ نشین تیرے واسطے

دیوان شہیدی ۶۸

[illegible]

ولہ

۱۶۴

پیر کا لونکے تو صدمے سے تلاتی ہوا مین | کانون پہ رکھ بیٹھی ہی کاتش بانگ رسے

۱۶۴ جی مین رک رک کر شہیدی ہو گیا تو بد مزاج
ای خدا تیری پناہ ہی اُس بت سفر ور سے ۱۲

عشق مین کمتر ہنسے اور بیشتر رویا کیے
تار رونے کا نہ ٹوٹا اپنے ماتم خانہ مین
رونے والوں کا تھا جب عاشق گریان کا عرس
ذوق ہی رونے سے یا تک وصل کی شب مین تجھے
طور یہ بگڑا ہی اُسکی بزم کا اکدم کو ہم
خلق کو پردہ نشین کے عشق کا شبہہ ہوا
اپنے رونے پر جو رحم آیا اُسے ہم اور بھی
عشق مین تاثیر گر رکھتا ہی کچھ ابر سفید
ان کے دیوانون کو بھی کیا ضبط ہی اوقات کا
رو نہیں کل رات غفلت اسقدر طاری ہوئی
کچھ ہمین گریان نہین ہین دودی احباب ہے

ولہ ایک شب کا لطف برسون یاد کر رویا کیے
مر گئے جب ہم ہمارے نوحہ گر رویا کیے
ہر برس ہر آ کے میری خاک پر رویا کیے
یار کے پاؤن پر رکھکر اپنا سر رویا کیے
وان گئے نخچے کے پہرون اپنے گھر رویا کیے
آنکھ پہ اکثر جو ہم رومال دھر رویا کیے
اُسکے دکھلانے کو دل چشم تر رویا کیے
ہم عبث خون دل و لخت جگر رویا کیے
دو پہر ہنستے رہے گر دو پہر رویا کیے
یار آکر پھر گیا ہم بے خبر رویا کیے
حشر تک اس غم مین سب جن و بشر رویا کیے

دل کے جانے کا شہیدی حادثہ ایسا نہین

۱۶۵

ولہ

۶۹

غصہ میں نیا رنگ نکالے ہیں پریرو اس صاحب عصمت کو بھی سوچ ہی ہر صبح ایام مصیبت کے تو کاٹے نہیں کٹتے		جیون جیون یہ بگڑتے ہیں سنور جاتے ہیں کیسے ہو جیسے مرے بال بکھر جاتے ہیں کیسے دن عیش کے گھڑیوں میں بگڑ جاتے ہیں کیسے

۱۷۶	وہ وقت تو آنے دے نیا دیکھیے شہیدی ہیں آئے کسی شخص پہ مرجاتے ہیں	۷

سر رہ سیر کرنے کیلئے جب بام پر بیٹھے ہوا خورشید لیکر آفتابہ سامنے حاضر کھڑے ہو کر کبھی چھپا نکانہ جیسے مجبور وزن سے سرکنا سر سے مجلس میں وہ بیٹھا کا نہیں اچھا چلا ہی میرا وعدہ یاد دلواتے تو اے ہمدم قیامت تک بجو تو لگا یہ احسان تنگی جا کا	ولہ	کیا تیغ نگہ سے قتل اک عالم کا کر بیٹھے وہ اپنا چاند سا منھ دھونے جو وقت سحر بیٹھے غضب ہی پھیر وہ ابن اغیار کے مد نظر بیٹھے ذرا غیرت کر اے غیر اسکو بھاتے سنور بیٹھے مجھے ڈر ہی کہ جھنجھلا کر نہ وہ انکار کر بیٹھے مرے زانو پہ زانو بے تکلف رات دھر بیٹھے

۱۷۷	شہیدی سے بھی وہمی جتنے کم دیکھے ہیں دنیا میں ذرا تیوری بدلنے پر امیدیں قطع کر بیٹھے	۷

غضب ہی حسن بت کافر پہ اپنا دم نکلتا ہی نہ رکھا آنکھوں پہ میری آستین لطف اے ہمدم	ولہ	نیا تابوت اسکے کوچے سے ہر دم نکلتا ہی کہ اشک سرخ کے ہمراہ دل کا غم نکلتا ہی

ولہ

۱۷۸

۱۷۹

۱۷۰

دیوان شہیدی

ہمکلام اور وں سے بھی کیون نو جھنجھلا کرکے
کیا برا معلوم ہوتا ہے یہ بکواسی مجھے

تنگ جانا بزم دشمن مین چھپاتا ہے وہ شوخ
صبحدم شبو کا دستہ بھیجکر باسی مجھے

وقت جانے کے اسے کسطرح روکون ہمنشین
چھوٹنے کب دیتا ہے دامن اپنا جو داسی مجھے

لخت لخت دل نے برپا کرکے سو محشر کا شور
یاد دلوادی کسی کی رنڈی کی چوراسی مجھے

زخم دل پر سودۂ الماس کا مرہم دھرا
یار نے دکھلا کے اپنا خط الماسی مجھے

صبحدم اسکی گلی مین دیکھکر پھرتے مجھے
کوئی تو کہتا ہے جوگی کوئی سناسی مجھے

شاید اب عجال سویدا ساتھ دل کے نکل چلا
اشک آنکھون مین نظر آتے ہین عباسی مجھے

۱۸۰ ای شہیدی اب گلا کٹوا کے ہوتا ہون شہید ۷
گر ملے جنت مین حور اس شوخ رعناسی مجھے

ولہ

شور صد حشر جراحت پہ نمک افشان ہے
سینۂ قاتل کا مرے درد سے تب ان ہے

ناز غمزے کو یہانتک قدر انداز ہی پر
کہ ہر اک تیر مژہ بے پر وبے پیکان ہے

آتے آغاز مین گھبرا کے کیا قطع کلام
جانتا تھا مرے قصہ کا کہان پایان ہے

وصل کی رات مری ایک نہ مانی اس نے
ولیمین داغون سے کھلا تختۂ نازدان ہے

کاش یا ترک کرون یار کو مین یا اغیار
جسقدر مجکو ہے دشوار انھین آسان ہے

ایکدم مین رہے خرگاہ نہ خرگاہ نشین
جون حباب اہل زمانہ کا یہ سامان ہے

۱۸۱ [illegible]

ولہ

۱۸۲ [illegible]

ولہ

۱۸۳ [illegible]

[illegible]

خود و جوشن سے وہ ترک یمن آہن میں ہے	خلعت تن سے زیادہ تر بھپن آہن میں ہے
اس بھبھوکے پر کھلا نام خدا کیا وقت جنگ	شعلۂ زیر دخان سادہ بدن آہن میں ہے
ہے پوچھو ان زرہ پوشوں میں گذری اپنی عمر	زیور و زر میں کہاں جو بانکپن آہن میں ہے
تو بہن نے کی ہیکلی ہاتھوں میں لوہے کا طوق	تا کمیں ہیبت ہے زریں پیرہن آہن میں ہے
بیچ بلکا ہے قاتل کا نہ کیوں محجوب ہو تکمہ	سخت جانی سے مری جان لگن آہن میں ہے
دیکھ تیغ اپنی لٹا ہے وہ خوش رو جہان	بس ہماری سیر کرنے کا چمن آہن میں ہے
غنچہ کو چھاتی سے ای شیریں لگا کے زار زار	رو رہی ہے تو عبث کیا کوہکن آہن میں ہے
لاکھ تھا بد میرے خون کا ایک خنجر ہو گیا	آج جوہر ہے سو قاتل کا دہن آہن میں ہے
باندھ کر چار آئینہ نکلا ہے وہ خونخوار خلق	ابروؤں کا عکس ہر دم تیغ زن آہن میں ہے
آب زر سے خنجر قاتل پہ لکھنا چاہیے	اس دل بے رحم کو نسبت سخن آہن میں ہے
شوق اس سفاک کو ہے آہنی دستانہ سے	پنجۂ رنگیں ہے شاخ نارون آہن میں ہے

۱۸۴ ای شہیدی اب یہ پوشیدہ نہ ہو سو حشر تک ۲۳
کثرت پیکاں سے ہر تار کفن آہن میں ہے

جی چاہیگا جسکو اسے چاہا نہ کرینگے	ولہ	ہم عشق و ہوس کو کبھی یکجا نہ کرینگے
کیوں دل سے مٹ جائیگا اندیشۂ ہجران		جب بیٹھے یہ ٹھانی کہ تمنا نہ کرینگے

[illegible]

[illegible]

ولہ ۱۴۶

[illegible]

طنبور کی جوڑی سے خوش سلوب بہتر ہین ہون لینی نہین کچھ ہمکو تری راتون مین چہلی	قوال ہین کیا حرص دو بالا نہ کرینگے ناخن گہ و بیگاہ ترا شانہ کرینگے

۱۸۵ بکنے کے شہیدی کے برا مانو مت جان
ہین عاشق صادق کبھی ایسا نہ کرینگے ۱۴۳

سپیدی چشم کی زائل ہو دیا رسخیان سے
سنا ہے کیا بلقیس نے بیٹھ کر سلیمان سے
رہونگا زندۂ جاوید سوز عشق کی دولت
بہشتی رو یون کے ملنے سے داغ طمع کرتا
گر گھر آکے ہوئے تھا من کشان و گل گند چاپا
کہان ہونا قبیلی کر آگر آن سے بدلا لے
ترے سودائیون کو جستجو نفرت پری سے ہے
ہوا کس روش پیدا ہے جب تو پیشگی پیدا ہو
مجھے پروے آتش بلبل و قل کے کیون عشق ہو
نہ سپیدی سے کاٹ اصلاح پیرون کو اگر
عنادل ہو کے ہمچو آشیان سے آ رہے نیچے

ولہ

آڑا یا ہے یہ تمہ بیاض پیر کنعان سے
برابر ہو یہ تسخیر پری تسخیر انسان سے
سمندر ہون مجھے آتش ہو جیسے بحر عمان سے
جہنم کو فروزان سمجھا ہی شاید داغ ہجران سے
نہ میرا ہاتھ نکلا آہ کے باعث گریبان سے
الجھتے ہین جو یہ خار مغیلان قیس عریان سے
پری کو اسقدر نفرت نہین ہوتی ہے انسان سے
ترے جھوٹے کا تنکا کم نہین تخت سلیمان سے
کسی دن قتل ہونا ہے مجھے تیغ صفاہان سے
بہار پانون کٹ سکتے نہین کیا تیر مژگان سے
مگر خاک چمن پر گل گرا گلچین کے دامان سے

۱۸۳ ولہ ۱۰

[illegible]

۱۸۹ ولہ ۲۰

سیر گلشن مین چبھین کیون نہ جگر مین کانٹے | یار بن پھول ہوئے اپنی نظر مین کانٹے
بولنا ہجر کی شب چھوڑ دیا کیون یارب | پڑ گئے کیا دہن مرغ سحر مین کانٹے
ہائے وہ سرو خرامان تھا جہان اٹھ بیٹھ | نظر آتے ہین اگے اب اسی گھر مین کانٹے
کیون چبھے کی شب فرقت مین پلک عاشق کی | رکھتے ہین خانہ خالی ہی کے در مین کانٹے
چبھ کے تن مین ترے وحشی کے سب ٹوٹ گئے | دشت کے اپنے رہے ایک شجر مین کانٹے
سدرہ آمد مجنون کے سنون گر لیلی | شوق سے دز بچھا راہ گذر مین کانٹے
یہ نئی چھیڑ نکالی ہے کہ ظالم صیاد | رکھتے ہین مرغ گرفتار کے پر مین کانٹے
شہر کی سمت کیا دشت سے جب مین نے سفر | عوض توشہ دھرے اپنی کمر مین کانٹے

۱۸۸ | ہم گنہگارون کی خلقت سے شہیدی کیا نفع
ہان ضرور اب پئے ایذا تھے سفر مین کانٹے | ۹

ولہ

مجلس مین تیری گر قدح مل سے گل ہنسے | غنچہ سے غنچہ خندہ کرے گل سے گل ہنسے
گلشن مین تیرے قامت و عارض کے روبرو | قمری سے سرو اگر ہنسے بلبل سے گل ہنسے
واشد ہمارے غنچۂ دل کی ہوا سے ہو | سچ کہتے ہین ہوا کے توسل سے گل ہنسے
تعلیم قہقہے کی اگر تجھ سے لے چمن | بلبل کا نالہ پست ہو اس غل سے گل ہنسے
محفل مین دفعتہ کھلے شوخ شرمگین | البتہ بوستان مین تامل سے گل ہنسے

۱۹۰ ولہ ۷

دل پہ ہر نیرے داغ جنون آج کل سے ہے
مطلع پہ آفتاب مصباح ازل سے ہے
امید منقطع ہے سحر کی شب وصال
ظالم دراز تر ہے طول امل سے ہے

ا ہو دل

دیوان شہیدی ۳۷

ای دل نکال اپنے سبھی ارمان شب وصال		ہنگام صبح تک مجھے مہلت اجل سے ہی
اسکو شگفتگی نہی اسے دائم انقباض		پھر کیا مشابہت ترے دلکو کنول سے ہی
مین ایک عاشقون مین ہوا میرزا منش		وحشی ہی قیس کو کہین اہل جبل سے ہی
شیرین زبان مانتے ہین ہین اور بھی بلے		رغبت شکر لبون کو ہماری غزل سے ہی

۱۹۱	رہتے ہین آپ دل مین شہیدی کے رات دن پر اجتناب کیون تمہین اسکی بغل سے ہی	۶

شہید کر مجھے دیتا ہی گر عدو خالی	ولہ	نہ جائے وار ترا ترک جنگ جو خالی
ملا نہ میکدے مین تجھے شیشہ و ساغر		لگا کے اوک ہی مین نے کیا سبو خالی
گر ایک تار بھی ہوتا مرے گریبان مین		نہ چھیڑتا تجھے ای سوزن رفو خالی
حصول گریہ سے ای چشم بے تصور یار		نہیں شمار عبادات مین وضو خالی
بدن ہی شیشہ ساعت تو دم ہی ریگ روان		اب اسکو خواہ بھرا جان خواہ تو خالی

۱۹۲	پیا ہو دست مئی کا کلال کے در پر کھڑے تھے آج شہیدی لئے سبو خالی	۷

زندگی کب ہی جو چھاتی ہوتی غافل ٹھنڈی	ولہ	مردہ کہلاتی ہی جب ہوا سے دل ٹھنڈی
آرباد دل گرا او پہ کے یاران ہمدم		آج ہی طوق مرا گرم سلاسل ٹھنڈی

ولہ

۱۹۳

آمد نو بہار ہی موسم وصل یار ہی

۷۵

۱۹۶ ولہ ۵

۱۹۷ ولہ ۹

آہوں کی خلق پر شرر گریہ چلا ہے چشم تر
کیا ہی ہے پیرہن کا بوجھ مجھکو ہلال کہن کا بوجھ
گو مری آہیں چلا جان خلق پہ تیغ ہو روان
جنکو ہو ظاہری تپاک جیسے کہ انکے غم میں چاک
غیر کے عرس کا ہون اج دیکھئے روشنی کا باغ
گو نہیں مجکو حوصلہ غم سے بنونگا وہ ولی

سینہ تنگ ہیں مگر ریشہ دوان چنار ہے
جان کو گران ہے تن کا بوجھ جسم کو روح بار ہے
سو میں کہونگا مہربان آپ سے مجکو پیار ہے
میں جو ہوا دفا ہوں خاک مجھسے وہی غبار ہے
جب نہیں جلا چراغ آہ مرا مزار ہے
آپکے ستم کا میں گلہ کیا کرون اپنا یار ہے

۱۹۵	رحم سے کہتے ہم نہیں تم نہ اٹھاؤ تیغ کیوں پر یہ شہیدی حزیں آپکا جان نثار ہے	۹

وہ فتنہ گر کے ستم جب دعائیں لیتا ہے
جز استخوان نہ رہا سید کہیں کچھ باقی
نظر پڑا ہون مگر خواب میں ترے پہلو
نگاہ دزرفتہ سے بے پردہ ناتوان تجھ سے دل
فشار قبر کا ڈر کچھ نہیں تجھے شہیدی
گلی میں اُسکی ہے اہل دل کی آمد و رفت
یہ زیست تن کا سبب خطا تار پا نہ ہو سکے

سپہر شاد ہو اس کی بلائیں لیتا ہے
وہ ترک بیچ کے شاہیں ہمائیں لیتا ہے
رقیب رو دو جگر کی دوائیں لیتا ہے
ہزاروں فوج کی منہ پہ ہوائیں لیتا ہے
ہر دور تو جو غریبوں کی جائیں لیتا ہے
بطور نذر کے کچھ ہم بھی لائیں لیتا ہے
حریص مول اُنکو کی قبائیں لیتا ہے

۱۹۸ ۸

وہ دوانی ہون کہ ہے اکسیر پاس جو بیٹھے
ازل سے بزم جانان مین رہا استاد ہو پھر رن
تلون گر یہی ہے کل صف نعلین مین ہوگا
دلائی یاد کیون کسکی نہ اٹھتے بیٹھتے ہمکو
غنیمت ہے کہ اسکو دور سے مین دیکھ لیتا ہون
اکیلا اسکو گر پاؤن سناؤن حال دل اپنا
ہمارے گریہ بے شمار نے تاثیر اچھی کی

ولہ

یہانتک سر پھرے اُسکا کہ عقل اپنی بھی کھو بیٹھے
نہ اُسکے منھ سے نکلا ایکدن اُٹھکے کہو بیٹھے
دیا کر گوشہ مسند ترا غیر آج کو بیٹھے
اُٹھے کیا کیا نہ ہم بزم اپنے کس کسکو نہ دو بیٹھے
نصیب ایسے کہان گھر مین بلا کر پاس جو بیٹھے
وہان رہتے ہین ہم اتو بیٹھ ایکدو بیٹھے
کر اُس جان جہان جیتے جی ہم ہاتھ دھو بیٹھے

۱۹۹ ملینگے حشر تک اپنے کف افسوس رو رو کر
شہیدی کام دل کو ہاتھ مین ہم لا کے کھو بیٹھے ۷

عاشق کی ترے جب طبیعت نہین پھرتی
وہ کونسی شب ہے کہ تصور مین ترے یار
کہتے مین پھرا کرتے ہو تم راتون کو گھر گھر
یاقوتی لب ہین جو تمھارے یہ اثر ہے
ای شیخ نہ بہکا مجھے چل راہ لے اپنی
محفل مین وہ گل جیسے پھرے عطر لگا کر

ولہ

گر جور اٹھائے تو نیت نہین پھرتی
آنکھون تلے اک چاند سی صورت نہین پھرتی
افسوس ہماری کبھی قسمت نہین پھرتی
مے پینے سے منھ کی مرے رنگت نہین پھرتی
اب پیر مغان سے مری بیعت نہین پھرتی
اس لطف سے گلزار مین نکہت نہین پھرتی

۲۰۰ ولہ

۲۰۱ ولہ

ردیف یے ۷۷

گلی میں اسکی ہوا میں شہید شکر خدا	کسی کو میرے نہ غسل و کفن کی فکر رہی

۲۰۲ نہ سوجھی ایک بھی تدبیر وصل جانان کی
ہمیشہ ہمکو شہیدی سخن کی فکر رہی ۴۵

	ولہ
کسی گل کے گریبان میں ترے دل کا دامان ہے	کہ شبنم کی قبا کا ٹکڑے ٹکڑے یون بیان ہے
نظر آتی ہے آئینہ میں اپنی شکل ای پیارے	کوئی آئینہ رو دیکھا ہے کیون تو آج حیران ہے
ہزارون جان دیتے ہیں تڑپ پروانہ بننے کو	لگن کس سے لگی تیری جو تو ای شمع گریان ہے
اثر ظاہر کیا اس سنگ سے دل پر ترے جس نے	غضب شمشیر ابرو اسکی ای سفاک بران ہے
رلایا کس نے اشک سرخ سے ای قاتل عالم	کہ ہر نوک مژہ اتنی ہی خون آغشتہ پیکان ہے
سر مو تیری خاطر کو نہو یا رب پریشانی	پریشانی سے تیری خاطر عالم پریشان ہے
محبت میں تو نیک اختر ہے یا مجھسا بد طالع	میسر ہے کسی دن وصل بھی یا روز ہجران ہے
کسی گل کی مگر مائل ہے شاخ زعفران تو بھی	کہ تیرے چہرہ کی زردی سے پیدا راز پنہان ہے
لیا تجھسے صنم کا دین و ایمان جیسے ای کافر	قیامت کا خدا نا ترس کوئی نا مسلمان ہے
پری رو تیرا آرایش سے دل کیون ہو گیا پھیکا	نہ وہ لب لکھوٹا ہے نہ وہ ماتھے پر افشان ہے
مجھے ان سوکھے ہونٹوں پہ رحم آتا ہے سچ بتلا	ترا کیون اناردون مائل بہ خشکی آبحیوان ہے
بھلے چنگے ترے دلکو لگائی جس نے یہ آفت	سنین ہم بھی تو ای جان کونسا وہ آفت جان ہے

۱۸ ولہ ۲۰۵

حشر کے دن بھی پھرین کلی ہین عاشق کے دن	قطب کو جنبش ہو جاسے میرا اختر کیا چلے
کورۂ آتش ہو رگ رگ مین جنون عشق سے	آپ جل جاتی ہو ای فصاد نشتر کیا چلے
ہر قدم ٹھوکر ہو سنگ لاخ راہ عشق مین	طی ہو سختی کشون سے ناز پرور کیا چلے

۲۰۴ یار کے کوچے مین چلتے ہین شہیدی کس روش
فصل گل صحن چمن مین مرغ بے پر کیا چلے ۱۵

ولہ

بس ہو ہر گل طرف ہو کو کبھی یان ہم سے	عیش جنت مین مو خر ہو سلیمان ہم سے
ای پری تو جو ہے ان روز ون گریزان ہمسے	ناز کیا کیا نہین کرتے ہین پری خوان ہمسے
فصل وحشت نہ فقط تنگ ہو زندان ہمسے	خار کیا کیا نہین رکھتے ہین بیابان ہمسے
ز وحشت کے گمان کرتے ہین ہمجنس اپنا	رم نہین کرتے ہین صحرا مین غزالان ہمسے
ای خدا کر کے ہمین قتل وہین دفن کرین	تا قیامت نہ چھٹے کوچۂ جانان ہمسے
اسمین اور ہم مین رہا رابطۂ تیر و کمان	گاہ آغوش مین اور گاہ گریزان ہمسے
روبرو ماہ کے ای کاش کتان تنگ ہو ہم	چاک اب ہو نہین سکتا ہو گریبان ہمسے
پھینکدی ہاتھ سے احوال قیامت کی کتاب	سُنکے واعظ نے بیان شب ہجران ہمسے
باپ کی ملک مین دعوی بھی فرزند کو ہے	کہہ گیا روز ازل کان مین رضوان ہمسے
اُس سے ہمسر ہو لطافت مین پری کی کیا جان	سامنے چشم کے رہتا ہو وہ پنہان ہمسے

۷۹

پاس

۲۰۷ ولہ ۱۰

جب تلک [illegible]

[illegible]

پاس پردہ کے پڑی رہتی ہے ہر دن خاک تک	عاشق اس پردہ نشین کی ہے مقرر چاندنی
دل مرا تیرے تصور سے ہے وہ قصر طلسم	رہتی ہے آٹھوں پہر جس میں برابر چاندنی
گاہ کوٹھے پہ چڑھا تو گاہ نکلا ماہ چرخ	تیرے ہمسایہ کے گھر رہتی ہے اکثر چاندنی
گرتے ہیں کیا کیا لطف خورشید بزم میں	جھاڑ سے بلور کے شب تھی منور چاندنی
دامن پاکان کو عصیان سے ہے نہ آلودگی	تر شبنم سے نہیں ہوتی کبھی تر چاندنی

۲۰۶ یاد آتی ہے شہیدی وہ غزل بے اختیار
جب ستاتی ہے مجھے بے روے دلبر چاندنی ۹

ولہ

فرح کرتی ہے مجھے بے تیغ و خنجر چاندنی	کس قدر بے رحم ہے اللہ اکبر چاندنی
ہیں ترے کپڑوں پہ کیسے شک ہیں شاک سے	سوقہ الماس ہے بہتر سب سے بہتر چاندنی
گر شب مہتاب ہو دن یاد میں اس ماہ کی	کیا عجب صورت بلا ہو سے شناور چاندنی
چاندنی برسات کی مشہور ہے پیارے مگر	میرے گھر تیغ سے برساتی ہے اخگر چاندنی
وہ قمر رخسار جو لیتے ہیں قتل کی ٹھان	ڈالتا ہے زخمیوں پہ کون چادر چاندنی
لیلۃ القدر اپنے گھر میں لگی کے سبب	نصف شب وقت چمکاتی ہے اختر چاندنی
بن ترے گھر میں شب سیہ ہوتی ہے جان	زیر گل کو بناتی ہے نشتر چاندنی
ہجر میں رہتے ہیں ستا کی شب دیکھ کے	ہے سے گر پوچھے کوئی ظلمت سے بدتر چاندنی

۸۰ [illegible]

[illegible]

۲۰۸ ولہ [illegible]

۲۰۹ ولہ ۱۱ [illegible]

تا بہ نظارۂ خور قید نہین انجم کو
چشم گر وقت تماشا ترے حیران ہون سے

اور غافل ہوے سن سنکے ہمارا احوال
آنکو نیند آگئی عشاق کے افسانون سے

روشنی کو ترے جان سوختہ کے مشہد پر
مشعلین آئین شب تیرہ بیابانون سے

اپنے کشور مین نہین ہیرہن تن سے غرض
ہے مگر رابطہ ہاتھون کو گریبانون سے

احتیاطاً ہین قیمہ بھی کیا قتل کے بعد
جمع خاطر نہین تا حال پریشانون سے

پہلے آئینہ رخسار کو پردے سے نکال
پردہ منظور اگر ہو تجھے حیرانون سے

دیکھ کر سر کی صورت دہ کے غمزے سے
اس گنہگار کے کیون ہاتھ کٹے شانون سے

حق نے یہ حسن دیا ہے کہ جہان ہو کافر
بے سبب ضد نہین اس بت کو مسلمانون سے

شمع فانوس نے رکھا نہین محفل مین قدم
پٹ گئی بزم جگر سوختہ پروانون سے

شمع مردہ کو جو محفل سے نکلتے دیکھا
ہوے باز آئی تجھے عیش کے سامانون سے

ایک دو روز مرے گھر مین رہے ہی سیلاب
شہر کی سیر کو جب آگئی ویرانون سے

عیش کونین کے دینے پڑین محشر مین جواب
گر ہو اعمال کی پرسش ترے دیوانون سے

نالہ کیونکر سر محشر مین آنکھون کھلاؤن
اُسے باور نہین سو بار سنا کانون سے

تیرے خرقہ نے چھپایا ہے شہیدی تجھے
یار بے عیب کو پردہ نہین عریانون سے

۲۱۳

افسوس شہیدی تری تربت نہیں ملتی
ناکامی جاوید کی ہم ماتے منت
سودا اسکو ہی قدر آج قیمت نہیں ملتی
جو جنس یہان اس دل مضطر کے بازار مین ارزان
جانے کی ادھر یار سے اجازت نہیں ملتی
کلفت ہے ہمارے تجھے دولت نہیں ملتی آسان ہوئی مشکل
ای بخت بد سایہ فلک ہو مرے سر پر
بسکہ خوار ہوے عشق مین لذت نہیں ملتی
آتش قدم بت ہو مرا جامہ احرام

ولہ ۸

وصل کی شب شام ہی سے ہوش مین نانا جائیگا
اپنی عشرت پہ ہم گردون سے چھپانا جائیگا
بزم رندان مین کسی کی سرکشی بہاتی نہین
گردن مینا کو ای ساقی جھکانا جائیگا
نظر خط پر ... ساقی کی کل تھوڑی کا رنگ
تو ابھی ناوان ہی کیا شہیدی کا ناجائیگا

خیر یہ گذری نہ تھی شمشیر بستر کے تلے	جوہر	کر گزرتے خوش اپنا ہم تری فرقت مین رات
ای جنون مجکو بٹھانا تھا صنوبر کے تلے		دھوپ مین پھرنے سے اخلاق کشتی کو ہی
آتشین دل ہو ہمارا دیدۂ تر کے تلے		گرمشی ہوتم نے زیر چشمہ کان گوگردکی
گر کبھی سویا ہون رکھنکا تقین بسر کے تلے		عمر بسر کا خواب ہو یار بنصیب دست وپا
یون وہ عارض ہین عیان زلف عنبر کے تلے		شمع روشن جیسے ہو یاقوت کی فانوس مین
کٹ گئی ہے ہردم رگ جان الکہ نشتر کے تلے		اسکی مژگان کو اگر کچھ بھی نہین میرا خیال
خط سے وہ آئینہ رخسار ہی جوہر کے تلے		سرمہ سے سنگ فسان پر یار کی تیغ نگاہ
تھرتھرا جاتا ہی اس کا ہاتھ ساغر کے تلے		ایک گل اس شاخ نازک کو ہوا بار گران
مثل سایہ کے وہ عالم ہو مرے پر کے تلے		پیشہ ملک عشق کا کچھ کم نہیں جبریل سے

۹	ای شہیدی شرط ضبط نفس ہی غواص کو زندگی ہین دم شمار اس بحر اخضر کے تلے	۲۱۲

یا ناز سے اپنے تمھین رخصت نہین ملتی	ولہ	دلجوئی عشاق سے فرصت نہین ملتی
صورت سے ترا کے مری صورت نہین ملتی		آسان ہو وہان بھیس مین اغیار کے جانا
بے زہر شکر مین مجھے لذت نہین ملتی		دیتا ہی اگر زہر ملا دے شکر اس مین
لیلی کی ہر اُس شوخ سے رنگت نہین ملتی		ہر شکل مری قیس کے نقشہ سے برابر

[illegible]

ولہ ۲۱۱

[illegible]

دیوان [illegible] ۸۳

نیست ہون دم بھر مین بوئی کی طرح	گر جدا ہون خانۂ خمّار سے
ہر نگہ مین سو تغافل ہون نہان	سادگی نازان ہے اس عیار سے
سایہ کو افتادگی مین بحث ہے	میرے ویران خانہ کی دیوار سے
لاشۂ مجنون کے گرد آکر غزال	سرنگون بیٹھے تھے ماتمدار سے
نذر آنکھون کی دل بریان ہوا	کیا چھپاتا ہین گزک میخوار سے
نسخۂ صحت مرا رکھتا ہے صاد	گل خون کی نرگس بیمار سے
دامن قاتل پہ دوڑاتا ہون ہاتھ	شوق ہے کیا زخم دامن دار سے
عشق نے یون عقل کو گھبرا لیا	مست چھٹے جسطرح ہشیار سے
رکھین کس کس ریش پر مرہم مگر	سینہ رگڑین تختۂ زنگار سے
گرم رفتاری سے میری ہے یقین	دشت مین شعلے اٹھین ہر خار سے
میری گردش کا اثر ہے آسمان	ہے نمود دائرہ پرکار سے
عاشقون کا دین و ایمان اشک و آہ	ہین وہ فارغ سبحہ و زنار سے
آتش دوزخ گل افسردہ ہے	میرے دل کے آتشین گلزار سے
کرکے توبہ پانی بن مانگے شراب	ہے دعا مقبول استغفار سے
کوہ پیرا الماس کے ہے راہ عشق	تجکو چلنا سینۂ افگار سے

۲۱۵

ولہ

۱۴

روز محشر ہے تری رفتار سے

جان نکلتی ہے نہ نکلی ہجر مین

پھول جھڑتے ہین تری گفتار سے

اک گل رعنا سے فردوس و جحیم	عشق رنگ آمیز کے گلزار سے
ضد سے واعظ خلد مین ہوجائینگے	مے کے بندے میرے استغفار سے
دل ہی جانے ہے درازی رات کی	طول شب کا پوچھتے بیمار سے
چوتیان کھاکر نہ آیا پھر رقیب	سچ مثل ہے بھوت بھاگے مار سے
سیکڑون بے خانمان اس گھر کے گرد	رات بھر پھرتے ہین چوکیدار سے
خط نکالا اس نے نکلے گا ضرور	میرا خط بھی روزن دیوار سے
نرگس بیمار اور آزار خلق	جسکو بیماری ہے اس آزار سے

۲۱۶ ای شہیدی عاشقانہ لکھ غزل
فائدہ اس وضع کی گفتار سے ۱۵

ولہ ۲۱۷

مدعا گر کام دل ہے یار سے	دن ہین سو آسکتے ہین بازار سے
باوفا ہون وصل کا طالب ہون کیا	دوستی مجکو ہے اپنے یار سے
عالم رویا مین اس کو دیکھکر	منفعل ہون حسرت دیدار سے
کاش وہ بیگانہ خو بہر ثواب	آشنا ہو پرسش بیمار سے
بات کی مجھسے بھی اس نے بزم مین	پر اجازت مانگ کر اغیار سے
مے کے پینے کی وہ کھا بیٹھا قسم	ہمدم ناداں تری تکرار سے

ولہ

۲۱۹

عیش عالم کی نہیں وہ مجھے خواہش نہیں
جل کے روز حشر تک تا دم رہیگا کوہ طور
اسمین رہجاتا ہے پردہ سیکڑون اشراف کا
جیسے ہوتا ہے ہدف درکار تیر انداز کو
نالہ کب مثل جرس تنہا دہن سے ہو سکے
نازکی زخمون کی یان گل خندہ کی ان احتیاج
قتل کر دشمن کو عاشق کی خصوصیت ہے کیا
دلکو صیقل کر کہ اس آئینہ سے بہتر نہیں

غم کہان چھپا ہے مجھکو صد جہان درکار ہے
سنگ اس شعلہ کو پھر آستان درکار ہے
اسکے کوچے مین رفوگر کی دکان درکار ہے
نالہ کرتے وقت مجھکو آسمان درکار ہے
حال دل کہنے کو دلبر سے زبان درکار ہے
مشک مجھکو اور اسکو زعفران درکار ہے
گر تجھے تلوار ہی کا امتحان درکار ہے
اپنے یوسف کے لئے گرا ارمغان درکار ہے

۲۱۸ تخلص ماتم کی نہین پروا ہماری قبر کو
بے نشانون کو شہیدی کیا نشان درکار ہے

مشام بلبل مین شگفتہ گل کی ہنوز بو بھی نہین گئی ہے
نہ عشق ہے کافی ہسی کا نہ شوق غمزہ کا نہ ہنسی کا
بلا کو اسکی خبر ہے کہتے ہین کسکو معشوق کیا ہے عاشق
کرے وہ گو باتین سیانی سو نہ اپنے مطلب کی چوکے اک جو
یقین نہین مجکو قیس گریان کے حال سے اسکو آگہی ہو

ولہ
ابھی وہ نام خدا ہے غنچہ نسیم چھو بھی نہین گئی ہے
گمان ہے گر تجکو آرسی کا سو وہ بھی نہین گئی ہے
ہنوز کانون مین اس پری کے کہ گفتگو بھی نہین گئی ہے
بڑا ہین کیا یانون بالے ہین کی وہان تو خوبی نہین گئی ہے
گل کے مکتب سے اپنے لیلی کنار جو بھی نہین گئی ہے

زندہ ہون وہ کا مردہ نہ کے تیرا شعر نغز	اے شہیدی شاعری مین کیا تجھے اعجاز ہے

۲۲۰ دیکھتی ہے تعظیم کو خلقت گدا دیکر قرار
اسکی محفل مین شہیدی کو عجب اعزاز ہے ۷

ولہ

ہستی و وہم سے مجھی مین سراب حال ہے	جسم ضعیف کا تن لاغر مرا ہر بال ہے
دہ گرفتار قفس ہون مین کہ بوی گل کے رنگ	غنچہ ہے میرا قفس موج نسیم جال ہے
آفتاب حشر پر کالی گھٹا سی چھا گئی	آیا ہے کس روسیہ کا نامۂ اعمال ہے
درد کم دردی سے نالان ہے دل زخمی مرا	چین زلف یار مین بھی مشک کا کیا خال ہے
طپش مین آکر مصیبت کا کس لیے بنا ہے تو	آپ ہی قاتل رخ گلرنگ تیرا لال ہے
دور عالم مین مقام کیون نہ سمجھین غم کدہ ہم	اے شہیدی یاد ماتم سے شروع سال ہے

۲۲۱ گل کے جاتے ہی چمن سے جان دی بلبل نے آہ
اے شہیدی یار بن جینا بہت اشکال ہے ۱۸

ولہ

اس سنگدل سے رحم کسی پر نہ ہو سکے	بت بھی صفت مین حق کے برابر نہ ہو سکے
فارغ بتون کی یاد سے دم بھر نہ ہو سکے	ہے عاقبت سے طاعت حق گر نہ ہو سکے
جلوہ سے یار کے ہے زمین رنگ آسمان	ذرہ سے آفتاب برابر نہ ہو سکے
حیرت ہے کیونکر آئے کیا نامہ بر کو قتل	جس ناز مین سے ذبح کبوتر نہ ہو سکے

224 ولہ 5

دیوان شہیدی 87

225 ولہ 4 قطعہ

شمع کا شعلہ ہے رخ قد شمع سا تجھے کا اجالا	تجھسا اک ہمدم یہان پہنچی ہے دشمن شمع کی
جلوہ دکھلا کر نکالیگی دل عاشق سے خار	لو نہ سمجھو اسکو ہے زہ سینہ سوزن شمع کی
دود ہے اس کی زبان پر یا مجسم ہو گئی	ماتم پروانہ مین آواز شیون شمع کی
شمع کہکر تیرے قد کو گل کو لائے بزم مین	گل سے دے تشبیہ ہے مشتاق گلشن شمع کی
زندہ جب تک ہے تن مین تب ہے آتش ہجران	زندگانی شمع کی ہوتی ہے دشمن شمع کی
قشقہ سمجھا گل کو اور زنار باتان رشتے کو	وضع تیری ہی نظر آئی برہمن شمع کی
شہسوار دل کے ہوئی ظلمت مین راہ عشق طے	جادہ روشن نے کھینچا نعل توسن شمع کی
ملکے دشمن دوست سے دشمن بنائے دوست کو	دوست ہو دشمن تو دشمن یاد دامن شمع کی
آگے تیرے ہے سرکش کو لازم انفعال	دمبدم نیچی تری محفل مین گردن شمع کی
روے روشن دیکھکر اسکندری آئینہ مین	بزم آہن مین ہے قندیل آہن شمع کی
شمع رو جو زمین پر تجھے دیکھے	کس لیے روشن رہے زمین بالاے توسن شمع کی
ای پری بیکار ہے فانوس تیری بزم مین	حفظ کو نکلی ہے موج باد جوشن شمع کی

223 دل مین بھڑکے ہجر کی آتش نہین ہوا یار
کب ہو محتاج ای شہیدی بزم گلشن شمع کی 4

جلا ہی وہ ہر شعلے کے پھاڑ کے پرزے | ولہ | نہ بدگمان ہے کہین کوئی تاڑ کے پرزے

ولیل انقا ہو مجھے ہم بزمی فرشتون کی
اگر فاسق ہون البتہ ہو صحبت روسیاہون سے

نامہ

سر دفتر اشتیاق کیشان
شیرازۂ خاطر پریشان
اللہ رکھے تجھے سلامت
با عیش و نشاط تا قیامت
گنگا جمنا مین تا ہے پانی
دائم رہے تم کو شادمانی
تا زیست نہ ہو تمھین کوئی غم
غم کھانے کو ایک ہم ہین کیا کم
اپنی ہے یہی دعا خدا سے
تم خوش رہو ہم موے بلا سے
مطلوب تمھاری عافیت ہے
یان خیر نہین نہ خیریت ہے
جسدن سے اُدھر کو تم سدھارے
راتون مین گنا کیا ہون تارے
انجم سے جو شب شمار غم ہے
دن کو مجھے کار و بار غم ہے
جی نکلا ہی تن سے جائے ہی ہائے
رہ رہ یہی دل مین آئے ہے ہائے
اک بار نصیب سو گیا کیا
کیا تھا اور آہ ہو گیا کیا
اک بار سفر کی تمنے ٹھانی
کی حلق پہ میرے تیغ رانی

غزل

کس سے کہین آہ حال اپنا
فرقت مین ہوا وصال اپنا

سوزش غم سے ہون بجان مین | جلنے مین علم ہون شمع سان مین
رگ رگ مین ہوا ہے وہ قلل ماتم | سرتا بقدم ہون نخل ماتم
ہر صبح فرات چشم کی موج | ہر شام ہے مجکو شام کی فوج
ہر روز ہے مین کربلا کے آفات | ہر رات ہے مجکو قتل کی رات
ہے نعرۂ ہائے دوست ہردم | شوال ہوا مجھے محرم
تسکین کو جو تمنے خط لکھا تھا | شوق اپنا ہر خط لکھا تھا
یاد اُس سے بڑھی مجھے تمھاری | دونی ہوئی دل کی بیقراری
چاہت سے بھرے وہ حروف یکسر | نشتر ہو چبھے مرے جگر پر
رہ رہ کے پڑھا تمام مین نے | دل کو لیا تھام تھام مین نے
پھر دیدۂ تر پر اپنے رکھا | پھاہا سا جگر پہ اپنے رکھا
آنکھون کو مرے تھا نور حاصل | سینہ کو ہوا سرور حاصل
بندہ کو جو بے وفا لکھا ہے | حیران ہون یہ تمنے کیا لکھا ہے
کیا اپنی سی میری چاہ جانی | اللہ رہی تمھاری بدگمانی
ہم ہجر مین جی کو یون گنوا دین | تو بھی نہین کچھ تمھارے بھا دین
مطلق نہین وان خیال افسوس | کس سے کہین آہ حال افسوس

شوق دین سیکڑوں کہیں پی ہم کر بیجی ہس	صفت بادہ لطف زمین مست بیچ رس
	ذوق این مرگ شناسی سمجھا تا نہ چشتی
جا سے جادہ ہو شہیدی دم خنجر ہر چند	رگ گردن سے چلا ہر ریش صفت لب خند
مولوی نے تجھے دی نام سے اپنے پیوند	جامی ارباب وفا جز رہ عشقش نروند
	شرم بادت گر ازین راہ قدم بازکشی

مخمس بر غزل جرأت

جنون سے تیشہ امیری کے کام بائے لئے	اٹھے جو وحشت دل گھر دشت سارے لئے
غرض ریاست مجنون ہو اب ہمارے لئے	دیار عشق کے بیتے مکان اجارے لئے
	یہ جو کھون سر پہ اٹھائی فقط تمھارے لئے
سوال جی سے کرو تکانہوں آسکے پانے کا	کہ ہو وہ قاضی حاجات اک زمانے کا
ہر آرزو وہ نہیں اب ہین آزمانے کا	خیال آسکے جو تھا لب لب ملانے کا
	تو خواب مین کئی بوسے تو مین نے بارے لئے
بشر کیسے پاچکے بہت زرک لوگ	پری سمجھتے ہین ان روزون آسکو بیشک لوگ
ہجے ہین قائل بیرنگ آسکے یا ہنگ لوگ	کہیں ہین دیکھکے اس زخیہ اغ چیچک لوگ
	طلسم دیکھو کہ ہو ماہ مہر پہ تارے لئے

کہ مول آپ نے خنجر کی دو دھارے لیے

دکھانے پر تھا وہ تیغ زبان کے کچھ جوہر
کلام کرنے میں سمجھا جو سو طرح کا شر
کہ اک حریف ہو وار چمٹ ہو اگر
تو کیا کہوں کہ وہ منہ سے تو کچھ ہو لا پر

نگاہیں بولیں کہ کہتے ہو کیا تمھارے لیے

رہی طبع شہیدی کی ایک تا خلق
زیادہ سب کرے آج اپنی عزت خلق
ملے ہاری اگرچہ شان و شوکت خلق
بسان گوہر دریا ہے جرأت خلق

سخن کے واسطے ہم اور سخن ہمارے لیے

خمسہ بر غزل جرأت

یاد جب ہم مجھے یہ عیش کی صحبت ہوگی
زیست دشوار ہو جینے کی اذیت ہوگی
آہ و نالہ سے نہ اک لحظہ فراغت ہوگی
کل وہ گھر جائیگا تو سخت قیامت ہوگی

جان رخصت مرے تن سے دم رخصت ہوگی

کیا کہوں آہ جو احوال مرا کل ہوگا
اپنے عہدے سے ہر اک عضو معطل ہوگا
عشرت و عیش کا دروازہ مقفل ہوگا
جبکہ وہ نور نظر آنکھ سے اوجھل ہوگا

پھر مری چشم میں کیا خاک بصارت ہوگی

بیقراری رہیگی چشم پہ سیماب کی شکل
سوچ غم میں مجھے کا پرتو مہتاب کی شکل

نشہ بادہ سے کھل بیٹھنا جب آئیگا یاد | بستر عیش پہ مل بیٹھنا جب آویگا یاد
پھر تو ہلنے کی ذرا مجھ مین نہ طاقت ہوگی

میرے گھر نکلے اسے رشک سے باری باری | غیر رہتے ہیں پس دیوار پئے ہشیاری
چپکے چپکے مری کرتے تھے وہ خاطرداری | جبکہ آواز سنونگا نہ وہ پیاری پیاری
دل یہ چلائیگا یہ ہین کہ اک آفت ہوگی

گھر مین دل خاک لگیگا رہونگا شہر مین کب | دیکھونگا اسکے تجسس مین عجم اور عرب
برسون رکھیگی پریشان مجھے اسکی طلب | وہ پری رو مجھے ڈھونڈھے نظر آویگا نہ جب
آہ تو جوش جنون سے مجھے وحشت ہوگی

ہے پسند وہ مرے شعر کا ڈھب لوگون کو | ریختی سے مری ہوتی ہے طرب لوگون کو
بے سنے میرا سخن چین ہے کب لوگون کو | صاف دیوانہ ہین بنجاوینگے اب لوگون کو
میری گویائی کی معلوم فصاحت ہوگی

تھی جو عشرت مین شہیدی نے کیا شاد اسے | اپنے معشوق کے آگے کہا استاد اسے
شعرین پڑھواتے رہے دیتے رہے داد اسے | روز و شب کی یہ نشست آویگی جب یاد اسے
پھر تو اٹھنے کی بھی جرات مین نہ جرات ہوگی

مخمسہ بر غزل جرات

۶ وہ نیم روز اگر ہمسے منھ چھپاویگا	ترا پتا نزع کے بستر پہ ہمکو پاویگا
امید کل تھی کہ تشریف آج لاویگا	جو آج کل کی طرح سے نہ تو پھر آویگا

تو دل کو کل مرے ای بے خبر نہ آویگی

۷ وہ سنگدل ہی تری جان کا عدو جرأت	عبث ہے تجکو سفارش کی اللہ جرأت
ہوئی ہے اسسے شہیدی گفتگو جرأت	ہزار درد دل اپنا کہے گا تو جرأت

یہ سنکے اسکی کبھی چشم بھر نہ آویگی

خمسہ بر غزل عطا

۱ شب وعدہ پری لقا کی ہے	دھوم آفاق میں گھٹا کی ہے
منھ میں تاثیر بس ہوا کی ہے	آمد آمد جو اس بلا کی ہے

مہربانی سی کچھ خدا کی ہے

۲ مست بے مے ہے نرگس فتان	بن بنائے وہ زلف ہے پیچان
سرخ رہتے ہیں لعل لب بے پان	خود وہ پنجہ ہے غیرت مرجان

نہیں پروا اسے حنا کی ہے

۳ تجکو شیریں تھی کوہکن شیرین	تجکو میرا ہے سیمتن شیرین
جسکے بوسہ سے ہو دہن شیرین	لب سے نکلے نہ کیون سخن شیرین

دیکھو میں اسکی زبان پر یہاں ہے

[illegible]

گو شہیدی سے ربط ہے منظور
نہیں دیکھی عطا ہے مزدور
ایکا نذر ہون وہ ثنائی ہے

خمسہ بر غزل نصیر

[illegible]

[illegible]

[illegible] دل مجموع سے نکلا

[illegible] ارمان [illegible] سے نکلا

[illegible] قاتل معصوم سے نکلا

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

[illegible] غسل دلاؤ

[illegible] کفن اس پہ بچھاؤ

[illegible] گہوارہ بناؤ

[illegible] اٹھاؤ

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

[illegible] ارمان کا گذر یار

[illegible]

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

[illegible]

ہیں جو ہانکوں میں تو جھنجھلا کے خفا ہوتے ہیں	شرم رو ہوکے یہ کس منہ سے نواب بولے ہیں
میں نے کس روز ترے ہاتھ سے کھایا بیڑا	
غیر کے گھر میں دوانی کو جو مہمان گیا	ایسا ناداں کہ جادو کے چبا پان گیا
آج شاید وہ ہری لونگ سے پہچان گیا	سبز تختی کہوں کیا اپنی کہ جھٹ بان گیا
پڑھ کے افسون جو کھلانے کو میں لایا بیڑا	
نام گن گن کے لئے آپ نے جیتوں کے	بھولے کا نہ مجھ سے یہ کبھی ان کے
کوئی ڈرتا ہوں ڈرانے سے میں اب فتنوں کے	لال کر دونگا ابھی بزم میں منہ کتنوں کے
ہاتھ سے اپنے کسی کو جو کھلایا بیڑا	
آنکھ سرکار کی جس شخص سے لڑ جاویگی	جان پر اسکے غضب بجلی سی پڑ جاویگی
یہ رہے یاد کہ تیغ میں جو گڑ جاویگی	میرے اور آپکے محفل میں بگڑ جاویگی
تم نے دینے کو کسی کے جو بنایا بیڑا	
کل وہ دکھلاتا تھا اپنے لب دنداں کی بہار	قتل کرنے کو شہیدی سے دل افگار ہزار
اتنے گلشن میں اکیلا رہوں اور میرا یار	اے قصیدہ اس کے گلے کا تو پھر کیونکر ہار
آج گلرو نے مجھے دیکھ کے کھایا بیڑا	

جنازہ نامہ

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

[illegible]

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

[illegible]

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

[illegible]

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

[illegible]

عمر کی نہ کوئی رسم رہے کہنہ و نو مین | شادی کے کبھی اسباب کیے ہم نے نہ گھر مین
تھا چاہنے والا یہ ہمارا کئی سو مین | ہم پر بھی ہے یہ فرض آج چلین اُسکے جلو مین

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

جو بیسے کے عوض بیاہ کا اُٹھ سکا ہو کفن سرخ | محتاج حنا ہی نہیں سب جسم ہے تن سرخ
ہم بن کے براتی کہین بیڑون سے دہن سرخ | صندوق کے اوپر ہو کھلا گل کا چمن سرخ

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

گر سونے کے سہرے سے مزین ہو سرہانا | موتی لگا کنگنا کسی تختہ سے بندھانا
ہو آج مبارک تمھین نوبت کا بجانا | ہوتا چلے شہنائیون مین راگ شہانا

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

آرائیون کے تخت کا کوسون ہی تنا تانا | سرسبز کہین سرو کہین لالہ ہرا
حیران تماشا ہو کہین نرگس شہلا | پھولا کہین بیلا کہین چمپا کہین گیندا

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

روشن وہ کنول جسمین ہو کافور کی بتی | پروانہ صفت شمع تلک آنچ پہ ہو ستی
یاقوت کے جھاڑون مین ہو مردہ کی ہو بتی | باقی نہ رہے کوئی تکلف ذری رتی

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

بار عروس پڑھا پایا سے ... مہندی کا ہے خضاب
عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

بند مخمس

جلوۂ حسن ترا ای کاش نہ دیکھا ہوتا
خاک کو یار نہ بشر کرکے اُٹھایا ہوتا
یہ طلسمات بھی بالفرض دکھایا ہوتا
عشق سے کیوں مجھ مین یارب تو نہ لایا ہوتا
یا نہ آدمی ہی مین دل نہ بنایا ہوتا

بند مخمس

[illegible]

رباعی

عصیان

[illegible]

قطعہ

عابد کی تمام عمر غم مین گذری [illegible]

قطعہ

[illegible]

عصیان سے مرا دست امل کو تہ ہی	ہان چشم شفیع کے طرف گہ گہ ہی
ذاکر کو ہی لا الٰہ الا اللہ کا شغل	یان ورد محمد رسول اللہ ہی

رباعی

کب مین نے پیا ساغر جمشید سے آب	شرمندہ رہے تشنۂ جاوید سے آب
سیراب ہون جسقدر بڑھے تشنہ لبی	ای عشق پلا چشمۂ خورشید سے آب

رباعی

بدتر مری طاعت ہی ریا عصیان سے	خوشتر ہی کہین کفر مرے ایمان سے
مرشد ہے مرا جو دشمن دین ہی میرا	بہتر نہین اب کوئی دلی شیطان سے

رباعی

قائل ہوے اک صنم کے وہ کبھی نہ ملا	مائل ہوے اک صنم کے وہ کبھی نہ ملا
ہم تجھے تمام عمر مین ای اللہ	سائل ہوے اک صنم کے وہ کبھی نہ ملا

رباعی

کیونکر نہ ہو غم سے دل مضطر ٹکڑے	میدان مین ہوا سبط پیمبر ٹکڑے
ہفتاد و دو تن کا غم ہوا کب دل سے	ہی دل ہی کرون دل کو بہتر ٹکڑے

رباعی

قطعہ

[illegible] کتاب آسمانی ہی مرے دیوان کو

قطعہ

[illegible]

قطعہ

[illegible]

مطلع

[illegible]

مطلع

[illegible]

اور ماں معطر ہے محبت کی جو ہوا
ہے بنا پایہ پہ تپیدی کے ہوئے
مطلع
سن نو بہی تیزی بیضا میں ہے جو دیوان تپیدی
تاریخ مثنوی
محمد عطا حسین

ہوا کا زپر ظالم بکھیرے بال پھرتے ہیں		بچے کیونکر یہ صید دل کہ اڑتے جال پھرتے ہیں
	مطلع	
بس تجھی پر ہے نگاہ اُسکی پری خانے میں		اسقدر ہوش کہاں ہیں تیرے دیوانے میں
	مطلع	
بہار دیکھتے ہیں جو کہ روے یار میں ہم		وہ گل میں کب ہے کہیں ہیں بہار میں ہم
	مطلع	
وائے قسمت کہ گئے تا بتوان چار قدم		رہ گئی منزل مقصود وہی چار قدم
	مطلع	
آتشکدہ عشق سے اڑ جاتے کدھر ہم		مانند سمندر کے اگر رکھتے بھی پر ہم
	مطلع	
لگا شمشیر زہر آلود نادان فرق دشمن پر بتوں کی کسلیے خاموشی میری طرح دائم ہے		اگر اندیشہ ہو روز حشر کا خون میری گردن پر مگر عاشق ہوئے ہیں یہ بھی اس طفل برہمن پر
	مطلع	
حضور شمع ہے پروانہ رقاص		تماشائی پری دیوانہ رقاص
	مطلع	

کرے احسان رشک ... محمد سر
ہزاروں شاہ ملک سے عطا کر ساقی ور
عطا جب نام اس کا ... دور لگایا
کر سکا سابین کو اس کا ... پایا
پیروی اس کی میں گھر گھر وہ
پھر اس نے سخاوت سے جہان کو
اگر خالی کیا بس بحر و کان کو

وہ خون سرخ اعدا میں نہاں ہے
پیام اس تیغ پر دہانہ کمان ہے
ماکیشہ تیغ ہوں شکل بہرام
پیام برق ہے رخشندہ صمصام
کہ دو ... ہو شکل مستدام
سنا کر دوں پہ خنجر کا ... ترسم کی
نقش ہو دہر کا ... ریل جاۓ
اس سے ... زہر ... ہوں خرشید و بسان
فوج بار و بہی اس کی دست احسان
زبان

[illegible]

زبان پر ہے سبا رکبادی فتح
گلے مین ہے لباس شادی فتح

دم کین آب شمشیر روان ہے
بوقت لطف بوے ضیمران ہے

نسیم خلق سے شگفتہ کو شامل
کھلے ہر سو ہزارون غنچہ دل

ہنر ور دوست اہل علم پرور
ور دولت پہ حاضر سو سخنور

سنی اک عمر پچھلون کی کہانی
یہان دیکھا کمال قدردانی

کب اہل علم کی ہے اسکو حاجت
مگر ہے سب پہ یکسان اسکو شفقت

وہ خود ہے جامع معقول منقول
کہا جو شعر سب عالم مین مقبول

غزل مین سعدی ثانی کہین سب
قصیدہ سنکے خاقانی کہین سب

کیا اک مثنوی کی نظم کا عزم
رہے یا رب ہمیشہ زیب ہر بزم

سخن کا رتبہ پہونچایا فلک پر
لکھی دیکھی ہے مشہال ملک پر

نئی تشبیہین نادر استعارے
معانی ہر بیان کے سو اشارے

فزون تصریح سے اوضح کنایے
نہایت ابلغ و افصح کنایے

طرب پیرا خیابان صنائع
فرح افزا گلستان بدائع

اثر دکھلائین گر رنگین مضامین
نئے ہر صفحہ صورت خانہ چین

مسلسل ہر دو سو سونے کی تحریر
سخن فہمون کا دل کرنے کو تسخیر

کہو آمین دل سے یہ وقت دعا ہے
زمین و آسمان جب تک ہو قائم
خداوندا ہو اس کو عیش دائم
ستارہ بخت کا بیت الشرف میں
ہمیشہ دامن مقصود کف میں

خاتمۃ الطبع

نام کتاب	قیمت
کلیات صفدر۔ مؤلفہ نواب صفدر علیخان صاحب	عہ/پ
کلیات وہبی۔ کلام سخنور کامل منشی شیو پرشاد صاحب۔ دو قسم کاغذ۔	
(۱) کاغذ سفید چکنا۔	۹/
(۲) کاغذ سفید رسمی۔	۷/
دیوان غافل۔ از منور خان غافل	۴/
دیوان ذوق۔ دہلوی استاد معروف۔	۳/۳پ
دیوان فدا۔ جلد ثانی۔	۷/
انتخاب داغ۔ مؤلفہ جناب داغ دہلوی۔	عہ/
گلزار داغ۔ 〃	عہ/
آفتاب داغ۔ 〃	۱۲/
فریاد داغ۔ 〃	۴/پ
دیوان رند مشہور از نواب سید محمد خان رند	۱/۹پ
دیوان غالب۔ از مرزا اسد اللہ خان غالب دہلوی۔	۳/
دیوان مرغوب جہان۔ کلام سید تجمل حسین خان	۸/
دیوان امیر موسوم بہ مرآۃ الغیب از امیر احمد مینائی مرحوم۔	۱۱/
دیوان خواجہ میر درد دہلوی استاد مشہور	۲/
دیوان بہار عرب۔ کلام مولوی محمد نذیر متخلص بہ حافظ۔	۱/۶پ
بہارستان سخن۔ ناسخ و آتش و آباد تینوں استادوں کا کلام مجموعہ	
ہم ردیف مؤلفہ مولوی مہدی حسن خان۔	۷/۳پ
دیوان لطف۔ از حافظ لطف علیخان بریلوی۔	۲/
دیوان نیاز۔ کلام حضرت شاہ نیاز احمد دہلوی	۴/
شرح یوسفی دیوان حافظ۔ از مولوی محمد یوسف علی شاہ چشتی نظامی۔	۴/
دیوان نعت سروری از مفتی غلام سرور لاہوری	۴/۳پ
دیوان جرار۔ از مرزا حسین۔	۳/۹پ
دیوان عاشق۔ از پنڈت کنھیا لال۔	۲/
دیوان ضامن۔ از سید ضامن علی شاہ۔	۲/۳پ
مظہر عشق۔ معروف بہ دیوان قلق۔ مصنفہ خواجہ محمد وزیر صاحب لکھنوی۔	۶/۳پ
دیوان شائستہ پاسخ۔ یعنی ہم قافیہ و ہم بحر بمقابلہ غزلیات ناسخ لکھنوی از منشی ہرچند رائے۔	۸/
دیوان حمد ایزدی۔ کلام مفتی غلام سرور لاہوری	۳/
دیوان چمنستان جوش۔ کلام نواب احمد حسن خان جوش تخلص	۶/
دیوان بختاور۔ از منشی بختاور سنگھ۔	۴/۶پ
مجمع الاشعار۔ چیدہ چیدہ استادوں کا کلام یکجائی اردو و فارسی۔	۴/۶پ
چمن بے نظیر۔ شعرائے نامی فارسی و اردو کا کلام چیدہ۔	۱۱/۶پ
گلدستہ امانت۔ از مصنف اندر سبھا۔	۱/

نام کتاب	قیمت
دیوان گویا- کلام فقیر محمد خان بہادر رسالہ دار متخلص بہ گویا کاغذ سفید و خاکی	۳ر۹پا
ایضاً- حسب مراتب بالا-	۳ر۹پا
دیوان حیرت- از حکیم حافظ عبد الرحمن خان	۷ر
توشۂ آخرت- چیدہ قصائد و غزلیات حمد و نعت مصنفۂ مولوی سید مظفر علی صاحب	۸ر
دیوان سخن دہلوی جلی قلم نہایت بلیغ و فصیح از فخر الدین حسین متخلص بہ سخن- دو قسم کاغذ	
(۱) کاغذ سفید گندہ-	[illegible]
(۲) کاغذ سفید رسمی-	۹ر
گلدستۂ حفیظ اللہ خان- اردو فارسی اشعار مختلف اقسام کے مع فرہنگ جسکی خوبی دیکھنے پر موقوف ہے از مولوی حفیظ اللہ خان سانڈوی-	[illegible]
دیوان نعتیہ- از مولوی احمد علی-	۳ر
ترجمہ اردو شرح قصائد بدر چاچ- از مولوی عبد المجید صاحب	۱۲ر
دیوان مناقب خیر البشر- از منشی منور حسین مظفر پوری-	۱ر۹پا
بہار سخن جس زمان فرحت اقتران مین ایک جلسہ مشاعرہ کا مطبع ہذا مین ہوا تھا اسمین جو جو شاعر تشریف لائے تھے اور اپنی اپنی غزلین ہم طرح ارشاد فرمائین یہ اُسکا مجموعہ بطور گلدستہ طبع ہوا تھا جو مرغوب و مقبول طبائع ہو گیا-	۴ر
ترجمہ شرح قصائد عرفی- مترجمہ مولانا ابو الحسن صاحب مرحوم فریدآبادی-	۶ر
ترجمہ شرح قصائد عرفی- موسوم عجیب و غریب از مولوی عبد المجید خان-	۱۳ر۹پا

کتب نظم کلیات و دواوین و قصائد فارسی

نام کتاب	قیمت
کلیات حضرت شمس تبریز- عارفانہ کلام عالی پایہ متضمن اسرار پاکیزہ خوشخط- کاغذ سفید گندہ-	[illegible]
دیوان شمس تبریز متوسط قلم-	۲ر
کلیات عراقی- از ملا عراقی-	۱۲ر
کلیات خاقانی- کامل دو جلد مین از حکیم فضل الدین خاقانی شروانی کاغذ سفید	[illegible]
دیوان نعمت خان عالی- شیرازی کاغذ سفید-	[illegible]
کلیات انوری- مشہور عالم عالی کلام حکیم اوحد الدین-	[illegible]
کلیات مرزا بیدل- مقبول اہل حال اقسام کلام و نکات و رقعات کو شامل-	[illegible]
دیوان بیدل- از مرزا عبد القادر-	۸ر۹پا
دیوان عرفی شیرازی- اُستاد معروف-	۹ر

۵۱۳۲۴۱۹۸ شش سیم

ردیشن ع

۱۹۱۳۳

Date	No.	Date	No.